DifaAhleSunnat.com
دِفاعِ اہل سنت والجماعت دیوبند

مذہب شیعہ کے بنیادی چالیس عقیدے

بطلان مذہب شیعہ

تصنیف

امام اھلسنت حضرت مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ

نوّراللہ مرقدہ

شیعہ مذہب کے تعارف پر نہایت جامع اور محققانہ تحریر

تزئین وتقدیم

ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی

اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد فون ۶۴۰۰۲۴

نام کتاب ــــــــــــــــــــ شیعہ مذہب کے چالیس بنیادی عقیدے

نام مصنف ــــــــــــــــــــ امام اہلسنت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ

تزئین وتقدیم ــــــــــــــــــــ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ

صفحات ــــــــــــــــــــ ۶۴

ناشر ــــــــــــــــــــ اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد

فون: 041-640024 پاکستان

ھدیہ ــــــــــــــــــــ 20 روپے

فاعتبروا یا اولی الابصار (القرآن)

اگر ٹائپنگ میں کوئی غلطی نظر آئے تو براہ کرم ایڈمن ٹیم ، سے رابطہ کریں ہماری غلطیوں کو معاف فرما دیں، اور اپنی دعاؤں میں ہمیں یاد رکھیں۔

admin - difaahlesunnat@gmail.com

فہرست

	عنوان	صفحات
۱۔عرض ناشر	(اول)	۱
۲۔تمہید		۸
۳۔پہلا عقیدہ	بدا	۱۹
	بدا کے متعلق واقعہ اول و واقعہ دوم	
	عقیدہ بدا کے متعلق علمائے شیعہ کا اقرار	
	عقیدہ بدا کے بارے میں علمائے شیعہ کی تاویلات اور ان کی حقیقت	۸۴
۴۔دوسرا عقیدہ	خدا کو حالت غضب میں دوست و دشمن کی تمیز باقی نہیں رہتی	۲۸
۵۔تیسرا عقیدہ	خداوند عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ڈرتا تھا	۲۸
۶۔چوتھا عقیدہ	شیعوں کے نزدیک خدا بندوں کی عقل کا محکوم ہے	۲۹
۷۔پانچواں عقیدہ	خدا تمام چیزوں کا خالق نہیں	۲۹
۸۔چھٹا عقیدہ	شیعوں کے نزدیک نبیوں کی ذات میں اصول کفر ہوتے ہیں۔	۲۹
۹۔ساتواں عقیدہ	نبیوں میں بعض خطائیں ہوتی ہیں۔	۳۱
۱۰۔آٹھواں عقیدہ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی مخلوق سے ڈرتے تھے	۳۲
۱۱۔نواں عقیدہ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے انعام کو واپس کر دیتے تھے	۳۲
۱۲۔دسواں عقیدہ	انبیا علیہم السلام اپنی تعلیم کی اجرت مخلوق سے طلب کرتے تھے	۳۴
۱۳۔گیارہواں عقیدہ	رسول ﷺ نے اپنی جائیداد اپنی بیٹی کو ہبہ کر دی	۳۵

	عنوان	صفحات
۱۴۔بارہواں عقیدہ	تحریف قرآن	۳۶
۱۵۔تیرہواں عقیدہ	ازواج مطہرات طالب دنیا تھیں	۳۶
۱۶۔چودھواں عقیدہ	حضرت علی کو ازواج مطہرات کے طلاق دے دینے کا اختیار تھا	۳۶
۱۷۔پندرہواں عقیدہ	شیعوں کے نزدیک ازواج مطہرات اہل بیت سے خارج ہیں۔	۳۶
۱۸۔سولھواں عقیدہ	حضرات صحابہ کرام مومن نہ تھے	۳۶
۱۹۔سترہواں عقیدہ	بارہ اماموں کو رسول کا ہم پلہ تصور کرنا شیعوں کا بے حد ضروری عقیدہ ہے	۳۶
۲۰۔اٹھارہواں عقیدہ	آئمہ پیدا ہوتے ہی تمام آسمانی کتابیں پڑھ ڈالتے ہیں۔	۳۶
۲۱۔انیسواں عقیدہ	بارہویں امام غائب ہو گئے	۳۷
۲۲۔بیسواں عقیدہ	اماموں کے پاس تمام انبیاء کے معجزات ہوتے ہیں	۳۷
۲۳۔اکیسواں عقیدہ	امام حسین کی شہادت کے وقت فرشتوں کو غلط فہمی ہو گئی	۳۷

۲۴۔بائیسواں عقیدہ	حضرت علی کے حضورؐ کی ایک عجیب وغریب وصیت	۳۷
۲۵۔تیئسواں عقیدہ	حضرت علی کا خلاف وصیت رسول عمل کرنا	۳۷
۲۶۔چوبیسواں عقیدہ	حضرت علی کو اپنے لشکر پر اعتماد نہ تھا	۳۷
۲۷۔پچیسواں عقیدہ	اصحاب آئمہ کے اختلافات پر شیعوں کو کوئی اعتراض نہیں	۳۷
۲۸۔چھبیسواں عقیدہ	اصحاب آئمہ سچائی امانت اور وفاداری سے خالی ہیں	۳۸
۲۹۔ستائیسواں عقیدہ	اصحاب آئمہ نے نہ اصول دین کو تعین کے ساتھ حاصل کیا نہ فروع دین کو	۴۳
۳۰۔اٹھائیسواں عقیدہ	جھوٹ بولنا مذہب شیعہ میں بہت بڑی عبادت ہے	۴۴
۳۱۔انتیسواں عقیدہ	دین کا چھپانا نہایت ضروری ہے	۴۷
۳۲۔تیسواں عقیدہ	مذہب شیعہ میں زناء جائز ہے	۴۸
۳۳۔اکتیسواں عقیدہ	متعہ کا درجہ نماز روزہ سے بھی بڑھ کر ہے	۴۹
۳۴۔بتیسواں عقیدہ	گالی دینا مذہب شیعہ میں نہایت بالشان عبادت ہے	۵۱
۳۵۔تینتیسواں عقیدہ	غیر مسلم عورتوں کو برہنہ دیکھنا جائز ہے	۵۱
۳۶۔چونتیسواں عقیدہ	مذہب شیعہ میں ستر عورت صرف بدن کا رنگ ہے	۵۱
۳۷۔پینتیسوں عقیدہ	عورتوں کے ساتھ خلاف وضع حرکت کرنا جائز ہے	۵۲
۳۸۔چھتیسواں عقیدہ	بلا وضو اور بلا غسل سجدہ تلاوت ونماز جنازہ جائز ہے	۵۳
۳۹۔سینتیسواں عقیدہ	مذہب شیعہ میں دغا بازی اور فریب عمدہ چیز ہے	۵۳
۴۰۔اڑتیسواں عقیدہ	آئمہ کی قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے	۵۴
۴۱۔انتالیسواں عقیدہ	نجاست میں پڑی ہوئی روٹی کھالینا جائز ہے	۵۴
۴۲۔چالیسواں عقیدہ	آئمہ کا مذہب اختلاف سے بھرا ہوا ہے	۵۵
۴۳۔حضرت عثمان پر قرآن شریف کے جلانے کا اہتمام		۵۸
۴۴۔مصحف فاطمہ وکتاب علی وغیرہ		۵۹

اگر ٹائپنگ میں کوئی غلطی نظر آئے تو براہ کرم ایڈمن ٹیم ، سے رابطہ کریں ہماری غلطیوں کو معاف فرما دیں، اور اپنی دعاؤں میں ہمیں یاد رکھیں۔

admin - difaahlesunnat@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مذہب شیعہ کے بنیادی چالیس (۴۰) عقیدے

عرض ناشر (اول)

زیر نظر رسالہ ''چالیس ۴۰ عقیدے'' امام اہل سنت حضرت مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ کی ان علمی تحقیقات کا ایک بے حد مختصر نمونہ ہے جو حضرت موصوف نے مذہب شیعہ کے تعارف کے لئے فرمائی ہیں۔

انسان پرستی شیعہ مذہب کی بنیاد ہے۔ بارہ اماموں کو خدائی اختیارات دینا خدا کو بداء (بھول چوک) کی تعلیم کرنا، سادات کی اس قدر فضیلت بیان کرنا اور اعمال صالح سے یک دم چشم پوشی۔

مذہب شیعہ میں عبادت کون سی ہے؟ گالی دینا (تبرا) جھوٹ بولنا (تقیہ) متعہ (زناء) کرنا زیادہ سے زیادہ تعزیے نکالنا' ماتم کرنا، مجالس منعقد کروانا، شیعوں کی اصالتاً عداوت قرآن کریم سے ہے۔ ظاہر ہے جس مذہب کی بنیاد ابن سبا اور اس کی ذریت ڈال رہے تھے۔ قرآن کریم اس کی مزاحمت کررہا ہے۔ جس سے مذہب شیعہ کا گھروندا بالکل مٹا جاتا ہے۔

ایران میں خمینی کے برسراقتدار آنے کے بعد اس ضرورت کا شدت سے احساس ہوا کہ اہلسنت والجماعت کے سامنے اختصار کے ساتھ مذہب شیعہ کا تعارف کرایا جائے تاکہ سنیوں میں خمینی کے برپا کردہ انقلاب کی وجہ سے جو غلط فہمیاں پیدا ہورہی ہیں۔ ان کا ازالہ ہو۔ بہت سے سادہ لوح ناواقف مسلمان محض کم علمی کی بنیاد پر شیعوں کو اسلامی فرقہ تصور کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ برتتے ہیں۔ جس کی بناء پر بے پناہ مفاسد پیدا ہوتے ہیں۔ حالانکہ علمائے امت کے نزدیک شیعوں کا کفر مسلمہ ہے لیکن عوام الناس اس سے بے خبر ہیں۔ چنانچہ اس ضرورت شدیدہ کے پیش نظر رسالہ مرتب کیا گیا ہے۔ جو حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمتہ کی معرکۃ الارا کتاب تنبیہ الحائرین کے مقدمہ وتکمہ پر مبنی ہے۔ جن میں مذہب شیعہ کے چالیس ۴۰ اہم مسائل کا ذکر ہے۔

امید ہے کہ اس رسالہ کے مطالعہ کے بعد اہل سنت والجماعت کو مذہب شیعہ کی حقیقت معلوم کرنے میں دقت نہ ہوگی۔ جو اس رسالہ کی اشاعت کا بڑا مقصد ہے۔ حق تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور امت مسلمہ کو زیادہ سے زیادہ استفادہ کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

عبدالعلیم فاروقی لکھنوی

۱۱۔ رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ

اگر ٹائپنگ میں کوئی غلطی نظر آئے تو براہ کرم ایڈمن ٹیم، سے رابطہ کریں ہماری غلطیوں کو معاف فرمادیں، اور اپنی دعاؤں میں ہمیں یاد رکھیں۔

admin - difaahlesunnat@gmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

۔۔۔۔۔۔۔از مصنف

مذہب شیعہ کے برابر خلاف عقل کوئی مذہب دنیا میں نہیں۔ نہ اصول مطابق عقل ہیں نہ فروع۔ بانیان مذہب شیعہ خود بھی جانتے تھے کہ جس مذہب کو وہ ایجاد کررہے ہیں۔اس کی کوئی بات عقل کے مطابق نہیں ہے۔اس لئے بطور پیش بندی کے انہوں نے یہ حدیث تصنیف کرلی کہ ائمہ معصومین فرماتے ہیں۔

ان حديثنا صعب مستصعب لايحتمله الانبی مرسل اوملك مقرب اوعبد مومن امتحن الله قلب للايمان

(اصول کافی)

ترجمہ: ہماری حدیثیں سخت مشکل ہیں۔سوانبی مرسل یا فرشتہ مقرب کے یا اس بندہ مومن کے جس کے قلب کو خدا نے ایمان کے لئے جانچ لیا ہو کوئی شخص ان کو سمجھ نہیں سکتا۔ یہ تو شیعہ مذہب کی حالت ہے اس پر مجتہد کہہ رہے ہیں کہ یہی ایک مذہب عقل کے مطابق ہے اچھا فرمایئے۔

(۱) خدا کی بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ اس کو بدا ہوتا ہے یعنی وہ جاہل ہے اور اسی وجہ سے اس کی اکثر پیش گوئیاں غلط ہوجاتی ہیں اور نادم و پشیمان ہوتا ہے اور پھر اس عقیدہ کو اس قدر ضروری بتانا کہ جب تک اس عقیدہ کا اقرار نہیں لیا گیا۔کیس نبی کو نبوت نہیں ملی۔کس عقل کے مطابق ہے؟

(۲) خدا کی بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ڈرتا تھا اس لئے اس نے بعض کام ان سے چھپا کر کئے کس عقل کے مطابق ہے؟

(۳) خدا کی بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ بندوں کی عقل کا محکوم ہے اور اس پر عدل واجب ہے۔صلح واجب ہے یعنی بندوں کے حق میں جو کام زیادہ مفید ہو' خدا پر واجب ہے کہ وہ کام کرے۔اسی بناء پر خدا کے ذمہ واجب کیا گیا کہ ہر زمانے میں ایک امام معصوم کو قائم رکھے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ شیعوں کا سوچا ہوا انتظام جب دنیا میں نہ پایا جائے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے تو خدا پر ترک واجب کا جرم قائم ہو۔آج کل بھی صدیوں سے خدا ترک وواجب کا ارتکاب کررہا ہے کہ کوئی امام معصوم اس نے قائم نہیں کیا۔ایک صاحب صدیوں سے کسی غار میں روپوش بیان کئے جاتے ہیں مگر ان کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ کیوں کہ ان سے کسی کو فائدہ پہنچنا تو درکنار ملاقات تک نہیں ہوسکتی۔ یہ عقیدہ کس عقل کے مطابق ہے؟

(۴) خدا کی بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ جب اس کو غصہ آتا ہے تو دوست ودشمن کی اس کو تمیز نہیں رہتی کس عقل کے مطابق ہے؟

(۵) یہ تقلید مجوس یہ عقیدہ رکھنا کہ خدا تمام چیزوں کا خالق نہیں بلکہ بندے بھی بہت سی چیزوں کے خالق ہیں۔صفت خالقیت میں خدا کے لاکھوں کروڑوں بے گنتی بے شمار شریک ہیں اور پھر اپنے کو موحد کہنا کس عقل کے مطابق ہے؟

سچ پوچھو تو شیعوں کا یہ عقیدہ مجوسیوں سے بدرجہا بڑھ گیا مجوسی صرف دوخالق کے قائل ہیں۔ایک یزدان دوسرا ہرمن۔مگر شیعہ تو بے گنتی بے شمار خالق بتلاتے ہیں۔پھر نہ معلوم کس قانون سے مجوسی بے چارے تو مشرک قرار دیئے جائیں اور شیعہ موحد۔ان هذا الشئی عجیب۔

(۶) نبیوں کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ ان میں اصول کفر موجود ہوتے ہیں۔کس عقل کے مطابق ہے؟

(۷) نبیوں کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ ان سے بعض ایسی خطائیں سرزد ہوتی ہیں کہ اس کی سزا میں ان سے نورِ نبوت چھن جاتا ہے کس عقل کے مطابق ہے؟

(۸) نبیوں کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ مخلوق سے اس قدر ڈرتے ہیں کہ احکام خداوندی کی تبلیغ مارے ڈر کے نہیں کرتے۔ حتیٰ کہ سیدالانبیاء نے بہت سی آیتیں قرآن شریف کی صحابہ کے ڈر سے چھپا ڈالیں جن کا آج تک کسی کو علم نہیں ہوا نہ اب ہوسکتا ہے۔ جب کوئی حکم خواہ مخواہ تبلیغ کرانا ہوتا تو خدا کو بار بار تاکید کرنا پڑتی تھی۔ اس پر بھی کام نہ نکلتا تو خدا کو وعدہ حفاظت کرنا پڑتا تھا۔ کس عقل کے مطابق ہے؟

(۹) نبیوں کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ خدا کے انعام کو واپس کردیتے تھے۔ بار بار خدا انعام بھیجتا تھا اور وہ بار بار واپس کرتے تھے آخر خدا کو کچھ اور لالچ دینا پڑتا تھا اس وقت اس انعام کو قبول کرتے تھے کس عقل کے مطابق ہے؟

(۱۰) نبیوں کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ اپنی تعلیم کی اجرت مخلوق سے مانگتے تھے اور خدا نے ان کو ایسے قابل شرم کام کی اجازت دی تھی کس عقل کے مطابق ہے؟

(۱۱) آنحضرت ﷺ کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ نے اپنی رحلت کے قریب ایک بڑی آمدنی کی جائیداد جو بحیثیت جہاد حاصل ہوئی تھی اپنی بیٹی کو ہبہ کردی تھی جب کہ حکومت اسلامیہ بالکل مفلس اور حاجت مند تھی کس عقل کے مطابق ہے؟

(۱۲) قرآن شریف کی بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ اس میں پانچ قسم کی تحریف ہوئی، کم کردیا گیا، بڑھادیا گیا، الفاظ بدل دیئے گئے، حرف بدل دیئے گئے، اس کی ترتیب آیتوں اور سورتوں کی خراب کردی گئی اور اب موجودہ قرآن میں نہ فصاحت و بلاغت ہے نہ وہ معجزہ ہے بلکہ وہ دین اسلام کی بیخ کنی کررہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اس میں ہے۔ پھر یہ بھی کہنا کہ باوجود ان سب باتوں کے دین اسلام باقی ہے۔ کس عقل کے مطابق ہے؟

(۱۳) آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات جن کو قرآن شریف میں ایمان والوں کی ماں فرمایا اور نبی کو حکم دیا کہ اگر یہ طالب دنیا ہوں تو ان کو طلاق دے دیجئے ان کی بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ نعوذ باللہ منافقہ تھیں' طالب دنیا تھیں اور باوجود اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنی صحبت میں رکھتے ان سے اختلاط و ملاطفت فرماتے رہے کس عقل کی بات ہے؟

(۱۴) یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرت علی کو آنحضرت ﷺ کی ازواج کے طلاق دینے کا اختیار تھا۔ اس لئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی نہیں بلکہ آپ کی وفات کے بعد اور بہت بعد حضرت عائشہ صدیقہ کو طلاق دے دی۔ کس عقل کے مطابق ہے؟

(۱۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو اہل بیت سے خارج کرنا کس عقل کی بات ہے؟

لفظ اہل بیت از روئے قواعد ولغت عرب و محاورہ قرآنی زوجہ کے لئے مخصوص ہے۔ شیعوں نے زوجہ کو تو اہل بیت سے خارج کردیا اور جن لوگوں کو مجازی طور پر از راہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت فرمایا تھا ان کے لئے اس لفظ کو خاص کردیا۔

(۱۶) صحابہ جنہوں نے تمام دنیا میں اسلام پھیلایا جو قبل ہجرت ایسے نازک وقت میں اسلام لائے کہ اس وقت کلمہ اسلام کا پڑھنا اژدھے کے منہ میں ہاتھ ڈالنا تھا۔ اور جب کہ بظاہر اسباب کوئی امید نہ تھی کہ کبھی اس دین کا عروج ہوگا۔ جنہوں نے دین کے لئے بڑی بڑی تکلیفیں سالہا سال تک اٹھائیں۔ جنہوں نے دین کے لئے اپنا وطن چھوڑا۔ اپنے اعزہ و اقارب سے قطع تعلق کیا، جنہوں نے کافروں کی بڑی بڑی سلطنتیں زیر و زبر کرکے اسلامی تعلیم کو وہاں رواج دیا جو تیئیس برس تک شب و روز سفر و حضر میں ہم رکاب و ہم صحبت سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے رہے۔ ان حضرات کے بابت (جو ہزاروں لاکھوں تھے) یہ اعتقاد رکھنا کہ یہ سب لوگ دین اسلام کے دشمن تھے۔ مال دنیا کے موہوم لالچ میں منافقانہ مسلمان ہوئے تھے اور نبی کے بعد سب کے سب سوا تین چار کے مرتد ہوگئے۔ قرآن میں تحریف کردی اور وہی محرف قرآن تمام دنیا میں رائج ہوگیا۔ نبی کی بیٹی کو انہوں نے مارا پیٹا، حمل

کرایا، مارڈالا، سیدالانبیاء کی تیئس برس کی صحبت وتربیت نے ان پر ذرہ برابر اثر نہ کیا وغیرہ وغیرہ۔ یہ اعتقاد کس عقل کے مطابق ہے؟

(۱۷) اپنے خانہ ساز اماموں کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ نبیوں کی طرح معصوم ومفرض الطاعۃ ہوتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رتبہ اور باقی انبیاء سے افضل تھے باوجود اس کے کہ ان کو نبی نہ کہنا چاہیے۔ کس عقل کے مطابق ہے؟

(۱۸) اماموں کے بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ ران سے پیدا ہوتے ہیں اور ان کی پیشانی پر آیت لکھی ہوتی ہے کس عقل کے مطابق ہے؟

(۱۹) امام مہدی کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ چار برس کی عمر میں قرآن شریف اور تمام برکات لے کر بھاگ گئے اور سنیوں کے خوف سے ایک غار میں جا کر چھپ رہے اور صدیوں سے اسی غار میں چھپے بیٹھے ہیں۔ کسی کو نظر نہیں آتے کس عقل کے مطابق ہے؟

ف:۔ امام مہدی کے غائب ہونے کا قصہ تمام تر خلاف عقل باتوں سے بھرا ہوا ہے، بھلا بتایئے تو اب کون سا خوف ہے جو وہ باہر نہیں نکلتے۔ مرزا غلام احمد قادیانی ڈنکے کی چوٹ پر دعویٰ نبوت کا کرے۔ اپنے کو انبیاء سے افضل کہے۔ حضرت عیسیٰ کی توہین کرے۔ جھوٹی پیشن گوئی بیان کرے۔ اپنے نہ ماننے والے مسلمان کو کافر کہے اور کوئی اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ آپ کے امام مہدی مرزا سے زیادہ کون سی ایسی بات کہتے۔ وہ بھی اپنے کو نبیوں سے افضل کہتے۔ صحابہ کرام کی توہین کرتے۔ جھوٹی پیشین گوئیاں بیان کرتے۔ اپنے کو معصوم مفترض الطاعۃ کہتے۔ اپنے نہ ماننے والے کو ناری کہتے۔ قرآن کی توہین کرتے تو بس پھر ان کو ایسا کیا خوف ہے کہ وہ باہر نہیں نکلتے۔

(۲۰) اماموں کی بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ ان کے پاس عصائے موسیٰ، انگشتری سلیمان اور بڑے بڑے معجزات اور بڑے بڑے لشکر جنات کے ہوتے ہیں اور ان کو اپنے مرنے کا وقت بھی معلوم ہوتا ہے اور ان کی موت ان کے اختیار میں ہوتی ہے۔ بالخصوص حضرت علی میں علاوہ ان اوصاف کے قوت جسمانی بھی مافوق الفطرت تھی کہ جبرئیل جیسے شدید القوی فرشتہ کے پر کاٹ ڈالے پھر باوجود ان عظیم الشان طاقتوں کے یہ عقیدہ رکھنا کہ قرآن محرف ہوگیا۔ فدک چھن گیا۔ حضرت فاطمہ پر مار پڑی۔ حمل گرایا گیا، شہید کی گئیں۔ حضرت علی کی لڑکی بجبر چھین لی گئی۔ حضرت علی گردن میں رسی ڈال کر کھینچے گئے۔ زبردستی بیعت لی گئی مگر وہ کچھ نہ بولے نہ معجزات سے کام لیا نہ لشکر جنات سے نہ اس پر کچھ دل مضبوط ہوا کہ میری موت کا فلاں وقت مقرر ہے اور وہ بھی میرے اختیار میں ہے۔ کس عقل کے مطابق ہے؟

(۲۱) باوجود ان سب قوتوں اور سامانوں کے یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرت علی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وصیت کر گئے تھے کہ چاہے قرآن محرف ہو جائے کعبہ گرا دیا جائے تمہارے عزت خاک میں ملا دی جائے مگر تم صبر کیے ہوئے خاموش بیٹھے رہنا کس عقل کے مطابق ہے؟

(۲۲) باوجود وصیت رسول کے اور باوصف معصوم ہونے کے حضرت علی کا ام المومنین حضرت صدیقہؓ اور حضرت معاویہؓ سے اس بنیاد پر لڑنا کہ وہ لوگ بے دینی کا کام کرتے تھے کس عقل کے مطابق ہے؟

ام المومنینؓ اور حضرت معاویہؓ نے کون سی بے دینی خلفائے ثلاثہ سے بڑھ کر کی تھی بلکہ سچ تو یہ ہے کہ معاذ اللہ خلفائے ثلاثہ کے کام حضرت معاویہؓ وغیرہ سے بدرجہا بڑھ کر ہیں۔ قرآن میں تحریف کرنا، متعہ جیسی مرغوب عبادت کو حرام کرنا، نماز تراویح جیسے گناہ بے لذت کو رواج دینا، فدک چھین لینا، حضرت فاطمہ کو زدوکوب کرنا، حضرت علی کی گردن میں رسی ڈال کر زبردستی بیعت لینا، ام کلثوم کو غصب کرنا، ان مظالم سے بڑھ کر بلکہ ان کے برابر کون سے ظلم حضرت معاویہؓ وغیرہ کا تھا۔ حضرت علیؓ خلفائے ثلاثہ سے نہ لڑے اور نہ وہ ان سے لڑے۔ زندگی بھر خلفائے ثلاثہ کی خوشامد اور ان کی جھوٹی تعریفیں کرتے رہے اور حضرت معاویہ سے برسرپیکار ہوگئے۔ کوئی مجتہد صاحب اسی ایک بات کو کسی طرح مطابق عقل کر کے دکھا دیں؟

(۲۳) باوجود اس کے حضرت علی کے حالات خلاف شجاعت وخلاف حمیت وغیرت کتب معتبرہ شیعہ میں بکثرت موجود ہیں۔ جن میں سے کچھ قدر قلیل اوپر بیان ہوئے۔ بقول شیعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عمر بھر اپنا اصلی مذہب چھپائے رہے ہمیشہ جھوٹ بولا۔ کئی لوگوں کو جھوٹے مسئلہ بتاتے رہے

پھر ان کو اسد اللہ الغالب اور راشع الاشجعین کہنا کس عقل کے مطابق ہے؟

(۲۴) باوجود حضرت علی کے ان حالات کے اور باوجود اس کے کہ حضرت علی سے زندگی بھر کوئی کارنمایاں نہیں ہوا۔ زمانہ رسول میں جو کام انہوں نے کئے وہ رسول کی پشت پناہی اور ان کے اقبال سے۔ ان کا ذاتی جوہر تو اس وقت معلوم ہوتا جب وہ رسول کے بعد کوئی کام کر کے دکھاتے مگر ایسا واقعہ بھی کوئی شیعہ نہیں پیش کرسکتا۔ ایسے شخص کی بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ اصلاح عالم اسی کی خلافت میں تھی اور رسول نے اسی کو اپنا خلیفہ بنایا تھا کس عقل کے مطابق ہے؟

(۲۵) اصحاب آئمہ میں باہم نزاع ہوا اور باوصف امام کے زندہ موجود ہونے کے وہ نزاع رفع نہ ہوا بلکہ ترک سلام وکلام کی نوبت آجائے مگر شیعہ ان میں سے کسی کو خاطی نہ کہیں سب کو اچھا سمجھیں اور اصحاب رسول میں اگر کوئی ایسا واقعہ ہو گیا ہو تو وہاں ایک فریق کو برا کہنا ضروری سمجھیں کس عقل کے مطابق ہے؟

(۲۶) اصحاب آئمہ میں باقرار شیعہ نہ امانت تھی نہ صدق آئمہ پر افترا بھی کرتے تھے۔ آئمہ ان کی تکذیب بھی کرتے تھے' آئمہ سے نہ انہوں نے اصول دین کو یقین کے ساتھ حاصل کیا تھا نہ فروع کو آئمہ ان سے تقیہ کرتے رہے اپنا اصلی مذہب ان سے چھپایا۔ بایں ہمہ ان اصحاب آئمہ کی روایات پر اعتبار کرنا اور شیعہ کی تعلیمات کو آئمہ کی طرف کرنا کس عقل کے مطابق ہے؟

(۲۷) اولاد رسول میں گنتی کے بارہ تیرہ اشخاص کو مان کر باقی سینکڑوں ہزاروں نفوس کو برا کہنا ان سے عداوت رکھنا ان پر تبرا بھیجنا اور اس حالت پر محبت آل رسول کا دعویٰ کرنا کس عقل کے مطابق ہے؟

یہاں تک تو آپ کے اعتقادات کو نمونہ یکے از ہزار و مشتے از خروارے دکھایا گیا اب ذرا اعمال کی طرف توجہ فرمایئے۔

(۲۸) جھوٹ بولنا جس کو ہر زمانہ میں تمام دنیا کے عقلاء نے بدترین عیب قرار دیا تمام مذاہب نے اس کو گناہ عظیم مانا۔ اس کو عبادت قرار دینا اور پھر عبادت بھی اس درجہ کی کہ دین کے دس حصہ میں ان میں سے نو حصے جھوٹ میں ہیں اور ایک حصہ باقی عبادات نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ اور جہاد وغیرہ میں ہے اور جو جھوٹ نہ بولے وہ بے دین و بے ایمان ہے اور انبیاء و آئمہ و پیشوایان دین مبلغین شریعت کا دین یہی تھا کہ وہ جھوٹ بولتے اور جھوٹے مسئلے لوگوں کو بتایا کرتے تھے کس عقل کے مطابق ہے؟

ضرورت شدیدہ کے وقت جھوٹ بولنا اگر جائز ہوتا یعنی اس کے ارتکاب میں نہ گنا ہوتا نہ ثواب تو اس میں کچھ اعتراض نہ ہوتا۔

ضرورت شدیدہ کے وقت سور کا گوشت کھالینا بھی جائز ہے جو کچھ اعتراض ہے وہ اس کے عبادت اور بے انتہا ثواب اور اس کے رکن اعظم دین ہونے پر اور اس پر کہ پیشوایان مذہب کا اس کو شیوہ گنا جاتا ہے اور وہ بھی دینی تعلیم میں۔

(۲۹) دین ومذہب کے چھپانے کی تاکید کرنا اور اپنا اصلی مذہب ظاہر کرنے کو بدترین گناہ قرار دینا کس عقل کے مطابق ہے؟

(۳۰) زناء کی اجازت دینا اور اس کو حلال کہنا، عورت ومرد کی رضامندی کو نکاح کے لئے کافی قرار دینا نہ گواہ کی ضرورت نہ مہر کی نہ کسی اور شرط کی کس عقل کے مطابق ہے؟

(۳۱) متعہ کو نہ صرف حلال کہنا بلکہ اس کو ایسی اعلیٰ عبادت قرار دینا اور اس میں ایسا ثواب بیان کرنا کہ نکاح تو نکاح نماز' روزہ' حج وزکوٰۃ میں بھی وہ ثواب ملتا نہیں کس عقل کے مطابق ہے؟

کتب شیعہ میں لکھا ہے کہ متعی مرد وعورت جو حرکات کرتے ہیں ہر حرکت پر ان کو ثواب ملتا ہے۔ غسل کرتے ہیں تو غسالہ کے ہر قطرہ سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں اور یہ فرشتے قیامت تک تسبیح وتقدیس کرتے ہیں اور اس کا ثواب متعی مرد وعورت کو ملتا ہے۔ ایک مرتبہ متعہ کرے تو امام حسین کا درجہ

کرے تو امام حسن کا تین مرتبہ کرتے تو حضرت علی کا چار مرتبہ کرے تو رسول خدا کا مرتبہ ملتا ہے۔ جو متعہ نہ کرے گا وہ قیامت کے دن نکٹا اٹھے گا۔ استغفراللہ

(۳۲) اصحاب رسول کو بُرا کہنا گالی دینا اور سب دشنام کو اعلیٰ درجہ کی عبادت سمجھنا کس عقل کے مطابق ہے؟

دشنام عذ ہے کہ طاعت باشد
مذہب معلوم اہل مذہب معلوم

(۳۳) کافر عورتوں کو ننگا دیکھنے کا جواز کس عقل کے مطابق ہے؟

(۳۴) ستر عورت صرف بدن کے رنگ کو قرار دینا اور کوئی ایسا ضماد وغیرہ جس سے صرف بدن کا رنگ بدل جائے لگا کر لوگوں کے سامنے برہنہ ہو جانا کس عقل کے مطابق ہے؟

(۳۵) عورتوں کے ساتھ وطی فی الدبر یعنی فعل خلاف وضع فطری کا ارتکاب جائز کہنا کس عقل کے مطابق ہے؟

(۳۶) بے وضو بلا غسل سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ کو جائز کہنا کس عقل کے مطابق ہے؟

(۳۷) کسی میت کی نماز جنازہ میں شریک ہو کر بجائے دعا کے اس کو بددعا دینا سخت دغا فریب ہے کیوں کہ نماز جنازہ دعائے خیر کے لئے ہے نہ کہ دعائے بد کے لئے۔ یہ دغا کس عقل کے مطابق ہے؟

(۳۸) نماز زیارت آئمہ ان کی قبروں کی طرف منہ کر کے پڑھنا گو قبلہ کی طرف پیٹھ ہو جائے کس عقل کے مطابق ہے؟

(۳۹) نجاست غلیظ میں پڑی ہوئی روٹی کو آئمہ معصومین کی غذا بتانا اور یہ کہنا کہ جو ایسی غذا کھائے وہ جنتی ہے کس عقل کے مطابق ہے؟

(۴۰) احادیث آئمہ میں اس قدر اختلاف ہونا کہ کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس میں اماموں نے مختلف و متضاد فتوے نہ دیئے ہوں کس عقل کے مطابق ہے؟

اکابر مجتہدین شیعہ اپنی احادیث کے اس عظیم الشان اختلاف سے سخت حیران و پریشان ہیں۔ واقعی ایسا اختلاف کسی مذہب کی روایت میں نہیں ہے۔ مجتہدین شیعہ کو مجبور ہر کر اس کا اقرار کرنا پڑا کہ ہمارے آئمہ معصومین کا اختلاف سینوں کے شافعی حنفی کے اختلاف سے بدرجہا زائد ہے۔ بہت سے شیعہ جب اپنے مذہبی اختلاف سے واقف ہوئے تو مذہب شیعہ سے پھر گئے اس کا بھی اقرار مجتہدین شیعہ کی زبان سے موجود ہے۔

=.=.=.=.=.=.=.=.=.=.=.=.=.=.=.=.=.=.=.=

اگر ٹائپنگ میں کوئی غلطی نظر آئے تو براہ کرم ایڈمن ٹیم ، سے رابطہ کریں ہماری غلطیوں کو معاف فرما دیں، اور اپنی دعاؤں میں ہمیں یاد رکھیں۔

admin - difaahlesunnat@gmail.com

چالیس ۴۰ عقیدے

اب ان مسائل کے لئے کتب شیعہ کا حوالہ اوران کی کتب کی اصلی عبارتیں پیش کی جاتی ہیں۔حق تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کوذریعہ ہدایت بنائے خدا کرے کہ شیعہ اس رسالے کو دیکھ کراپنے مذہب کی اصلی حقیقت سے واقف ہوجائیں اوراس بات کوسمجھ لیں کہ ایسے بے بنیاد مذہب کا نتیجہ سوائے دنیا کی رسوائی اورآخرت کے عذاب کے کچھ نہیں ہے۔واللہ الموفق والمعین۔

۱۔ پہلا عقیدہ:۔

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ خدا کو بدا ہوتا ہے۔یعنی معاذاللہ وہ جاہل ہے۔اس کوسب باتوں کا علم نہیں۔اسی وجہ سے اس کی اکثر پیشین گوئیاں غلط ہوجاتی ہیں اوراس کواپنی رائے بدلنا پڑتی ہے۔

یہ عقیدہ مذہب شیعہ میں اس قدر ضروری ہے کہ آئمہ معصومین کا ارشاد ہے کہ جب تک اس عقیدہ کا اقرار نہیں لے لیا گیا کسی نبی کونبوت نہیں دی گئی اورخدا کی عبادت اس عقیدہ کی برابر کسی عقیدہ میں نہیں ہے۔

اصول کافی ص۸۴ پرایک مستقل باب بدا کا ہے۔اس باب کی چند حدیثیں ملاحظہ ہوں۔

عن زراره بن اعين عن احدهما قال ماعبدالله بشئى مثل البداء۔

زرارہ ابن اعین سے روایت ہے انہوں نے امام باقر یا صادق سے روایت کی ہے کہ اللہ کی بندگی بدا کے برابر کسی چیز میں نہیں ہے۔

عن مالك الجهنى قال سمعت اباعبدالله يقول لوعلم الناس مافى القول بالبداء من الاجر ماافتردا عن الكلام منه۔

مالک جہنی سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں میں امام جعفر صادق سے سناوہ فرماتے تھے کہ اگر لوگ جان لیں کہ بداء کے قائل ہونے میں کس قدر ثواب ہے کبھی اس کے قائل ہونے سے باز نہ رہیں۔

عن مرازم بن حكيم قال سمعت ابا عبدالله عليه السلام يقول ماتنها نبى قط حتى يقرالله بخمس خصال البداء والمشيته والسجود والعبوديته والطاعته۔

مرازم بن حکیم سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے امام جعفر صادق سے سناوہ فرماتے تھے کہ کوئی نبی نہیں بنایا گیا یہاں تک کہ وہ پانچ چیزوں کا اقرار نہ کرے۔بداء کا اورمشیت کا اورسجدہ کا اورعبودیت کا اوراطاعت کا۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ عقیدہ بداء کیسی ضروری چیز ہے۔اب رہی بات کہ بدا کیا چیز ہے۔اس کے لئے لغت عربی دیکھنا چاہیے۔اس کے بعد کچھ واقعات بدا کے کتب شیعہ سے پیش کروں گا۔پھر علمائے شیعہ کا اقرار کہ بے شک بداء کے معنی یہی ہیں کہ خدا جاہل ہے۔

لغت عرب: بداء عربی زبان کا لفظ ہے تمام لغت کی کتابوں میں لکھا ہے۔**بداله اى ظهر له مالم يظهر** یعنی بداء کے معنی ہیں نامعلوم چیز کا معلوم ہوجانا۔یہ لفظ اسی معنی میں قرآن شریف میں بکثرت مستعمل ہے۔

رسالہ ''ازالتہ الغرور'' امروہہ کے مصنف کو دیکھئے عقیدہ بدا کا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ یہاں دو لغتیں ہیں۔بدا بالالف اور بدا بہمزہ ہے۔ حالانکہ یہ محض جہل ہے۔بدا بہمزہ کے معنی شروع ہونا،اس میں کوئی قابل اعتراض چیز نہیں ہے۔یہ ہے ان لوگوں کی لغت دانی اوراس پر یہ لن ترانی لاحول ولاقوۃ الاباللہ۔

واقعات:۔ بدا کے واقعات کتب شیعہ میں بہت ہیں مگر ہم یہاں صرف دوواقعوں کا ذکر کافی سمجھتے ہیں۔اول یہ کہ امام جعفر صادق نے خبر دی کہ اللہ

تعالیٰ نے میرے بعد میرے بیٹے اسمٰعیل کو امامت کے لئے نامزد کیا ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ امام کی علامات جو کتب شیعہ میں لکھی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ امام ران سے پیدا ہوتا ہے اور اس کی پیشانی پر آیت تمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لکھی ہوتی ہے۔ نیز رسول خدا حضرت علی کی بارہ لفافے سربمہر دے گئے تھے جو خدا کی طرف سے اترے تھے۔ جبرئیل لائے تھے پس ضروری ہے کہ اسمٰعیل بھی ران سے پیدا ہوئے ہوں گے ان کی پیشانی پر آیت بھی لکھی ہوگی۔ ایک لفافہ بھی ان کے نام ہوگا مگر افسوس خدا کو یہ معلوم نہ تھا کہ اسمٰعیل میں یہ قابلیت نہیں ہے۔ چنانچہ پھر خدا کو اعلان کرنا پڑا کہ اسمٰعیل امام نہ ہوں گے بلکہ موسیٰ کاظم امام ہوں گے۔ علامہ مجلسی بحارالانوار میں روایت فرماتے ہیں اور اس روایت کو محقق طوسی بھی فقد المحصل میں لکھتے ہیں۔

عن جعفر الصادق انه جعل اسمٰعیل القائمه مقامه بعد فظهر من اسمٰعیل مالم یرتضه فجعل القائمه مقامه موسی فسئل عن ذالك فقال بداالله فی اسمٰعیل۔

امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ انہوں نے اسمٰعیل کو قائم مقام اپنے بعد کے لئے مقرر کیا مگر اسمٰعیل سے کوئی بات ایسی ظاہر ہوئی جس کو انہوں نے پسند نہ کیا لہذا انہوں نے موسیٰ کا اپنا قائم مقام بنایا اس کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ اللہ کو اسمٰعیل کے بارہ میں بدا ہوگیا۔

ایک دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ جس کو شیخ صدوق نے رسالہ اعتقادیہ میں لکھا ہے۔ کہ

مابداالله فی شیئی کمابداله فی اسمعیل ابنی

اللہ کو ایسا بدا کبھی نہیں ہوا جیسا بدا میرے بیٹے اسمٰعیل کے بارہ میں ہوا۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ امام علی تقی نے خبر دی کہ میرے بعد میرے بیٹے محمد امام ہوں گے۔ مگر خدا کو یہ معلوم نہ تھا کہ محمد اپنے والد کے سامنے مر جائیں گے۔ جب یہ واقعہ پیش آیا تو خدا کو اپنی رائے بدلنی پڑی اور خلاف قاعدہ مقررہ کہ بڑے بیٹے کو امامت ملتی ہے حسن عسکری کو امام بنایا۔

اصول کافی ص ۲۰۴ میں ہے۔

عن ابی الهاشم الجعفری قال کنت عندابی الحسن علیه السلام بعدمامضی ابنه ابوجعفر وابی لافکر فی نفسی اربدان اقول کانهما اعتی ابا جعفر وابامحمد فی هذاالوقت کاهی الحسن موسی واسمٰعیل وان قصته کقصتهما اذاکان ابومحمد الموجابعدابی جعفر فاقبل علی ابوالحسن علیه السلام قبل ان انطق فقال نعم یا ابا هاشم بداء الله فی ابی محمد بعد ابی جعفر مالم تکن تعرف له کمابداله فی موسی بعد مضی اسمٰعیل ماکشف به عن حاله وهوکما حدشتك نفسك وان کره المبطلون وابومحمد ابنی الخلف بعدی عنده علم مایحتاج الیه ومعه اله الامامه۔

ابوالہاشم جعفری سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے میں ابوالحسن (یعنی امام تقی) علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب کہ ان کے بیٹے ابوجعفر یعنی محمد کی وفات ہوئی۔ میں اپنے دل میں سوچ رہا تھا اور یہ کہنا چاہتا تھا کہ محمد اور حسن عسکری کا اس وقت وہی حال ہوا جو امام موسیٰ کاظم اور اسمٰعیل فرزندان امام جعفر صادق کا ہوا تھا۔ ان دونوں کے واقعہ کے مثل ہے کیوں کہ ابو محمد (یعنی حسن عسکری) کی امامت بعد ابوجعفر (یعنی محمد) کے مرنے کے ہوئی تو امام تقی میری طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے قبل اس کے کہ میں کچھ کہوں (روشن ضمیری دیکھئے) فرمایا اے ابو ہاشم اللہ کو ابوجعفر کے مرجانے کے بعد ابو محمد کے بارے میں بداء ہوا جو بات معلوم نہ تھی وہ معلوم ہوگئی جیسا کہ اللہ کو اسمٰعیل کے بعد موسیٰ کے بارہ میں بداء ہوا تھا۔ جس نے اصل حقیقت ظاہر کر دی اور یہ بات ویسی ہی ہے جیسی تم نے خیال کی اگر چہ بدکار لوگ اس کو ناپسند کریں اور ابو محمد (یعنی حسن عسکری) میرے بعد میرا خلیفہ ہے اس کے پاس تمام ضرورت کی چیزوں کا علم ہے اور اس کے پاس آلہ امامت بھی ہے۔

اقرار:۔ اگر چہ ایسی صاف بات کے لئے اقرار کی ضرورت نہ تھی مگر خدا کی قدرت ہے کہ علمائے شیعہ نے اگر چہ اہل سنت کے مقابلہ میں تو ہمیشہ تاویلات سے کام لیا لیکن آپس کی تحریروں میں انہوں نے صاف اقرار کر لیا ہے کہ بدا سے خدا کا جاہل ہونا لازم آتا ہے۔ شیعوں کے مجتہد اعظم مولوی دلدار علی اساس الاصول مطبوعہ لکھنؤ کے ص ۲۱۹ پر لکھتے ہیں۔

اعلم ان البداالا ینبغی ان یقول به لانه یلزم منه ان یتصف الباری تعالی بالجبل کمالایخفی

جاننا چاہیے کہ بدا اس قابل نہیں کہ کوئی اس کا قائل ہو کیوں کہ اس سے باری تعالیٰ کا جاہل ہونا لازمی آتا ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے۔

اس کے ساتھ اساس الاصول میں اس بات کا اقرار بھی موجود ہے کہ شیعوں میں سوائے محقق طوسی کے اور کوئی بدا کا منکر نہیں ہوا۔

اب ایک بات یہ بھی سمجھنے کی ہے کہ شیعوں کو کیا ضرورت اس عقیدہ کے تصنیف کی پیش آئی۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ جب اسلام کے چالاک دشمنوں نے مذہب شیعہ کو تصنیف کیا تو وہ خود بھی جانتے تھے کہ کوئی انسان اس مذہب کو قبول نہیں کرسکتا لہذا انہوں طرح طرح کی تدبیریں اس مذہب کے رواج دینے کے لئے اختیار کیں۔ ازاں جملہ یہ کہ فسق وفجور کے راستے خوب وسیع کردیئے۔ متعہ، لواطت، شراب خوری کا بازار گرم کیا۔ چنانچہ اس قسم کی روایتیں بکثرت آج بھی کتب شیعہ میں موجود ہیں۔

ازاں جملہ یہ کہ انہوں نے دنیاوی طمع کا راستہ بھی خوب کشادہ کیا۔ سینکڑوں روایتیں اس مضمون کی آئمہ کے نام سے تصنیف کردیں کہ فلاں سنہ میں جو بہت ہی قریب ہے دنیا میں انقلاب عظیم ہوجائے گا اور بڑی سلطنت وحکومت جاہ وحشمت شیعوں کو حاصل ہوگی پھر جب وہ سنہ آتا اور ان پیشین گوئیوں کا ظہور نہ ہوتا تو کہہ دیتے کہ خدا کو بدا ہوگیا ہے۔ ایک روایت اس قسم کی حسب ذیل ہے۔ اصول کافی مطبوعہ لکھنؤ ص ۲۳۲ میں امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ

ان اللہ تبارک وتعالیٰ قدکان وقت ھذاالامر فی السبعین فلما ان قتل الحسین صلوات اللہ علیہ اشتد غضب اللہ علی اھل الارض فاخرہ الی اربعین وماتہ فحد ثناکم فاذاعم الحدیث فکشفت تناع السرولم یجعل اللہ وقتا بعد ذلک عندنا قال حمزہ فحدثت بذلک بابی عبداللہ علیھم السلام فقال قدکان ذلک

بہ تحقیق اللہ تبارک نے اس کام (یعنی امام مہدی کے ظہور) کا وقت سن ستر ہجری مقرر کیا تھا مگر جب حسین صلوات اللہ علیہ شہید ہوگئے تو اللہ کا غصہ زمین والوں پر سخت ہوگیا لہذا اللہ نے اس کام کو ۱۴۰ھ تک پیچھے ہٹا دیا ہم نے تم سے بیان کردیا تم نے راز کو فاش کردیا اور بات مشہور کردی اب اللہ نے کوئی وقت اس کے بعد ہم کو نہیں بتایا۔ ابوحمزہ (راوی) کہتا ہے میں نے یہ حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کی انہوں نے کہا ہاں ایسا ہی ہے۔

یہ تماشا بھی قابل دید ہے کہ جب اہل سنت کی طرف سے اعتراض ہوا تو علمائے شیعہ کو جواب دینے کی فکر ہوئی اور اس پریشانی میں انہوں نے ایسی ایسی ناگفتہ بہ باتیں کہہ ڈالیں جو عقیدہ بدا سے بڑھ گئیں۔ مولوی حامد حسین نے استقصاء الافحام جلد اول ص ۱۲۸ سے لے کر ص ۱۵۸ تک پورے ۳۰ صفحہ اسی بحث کے نام سے سیاہ کرڈالے مگر کوئی بات بنائے نہ بن پڑی۔ بڑی کوشش انہوں نے اس بات کی کی ہے کہ بدا کے معنی میں تاویل کریں۔ چنانچہ کھینچ تان کر انہوں نے بدا کے وہ معنی بیان کئے ہیں جو محو واثبات یا نسخ کے ہیں لیکن خود ہی خیال پیدا ہوا کہ یہ تاویل چل ہی نہیں سکتی۔ لہذا علامہ مجلسی سے ایک تاویل کرکے اس پر بہت ناز کیا ہے۔ یہ عبارت استقصاء مجلد اول کے ص ۳۰ پر ملاحظہ ہو۔

ومنھا ان یکون ھذہ الاحبار تسلیتہ لقوم من المومنین المنتظرین نفرج اولیاء اللہ وغلبۃ اھل الحق واھلہ کماروی فی فرج اھل البیت علیھم السلام مروغلبتھم لانھم علیھم السلام لوکانوااخبر واالشیعۃ فی اول ابتلاء ھم باسلسلا، المخالفین ووشدھم فحقتھم انہ لیس فرجھم الا بعدالف سنتہ اوالفی سنتہ لئیسوا ولرجعواعن الدین ولکتھم اخبر وشیعتھم بتعجیل الفرج

اور من جملہ ان تاویلات کے ایک یہ کہ یہ پیشین گوئیاں ان مومنین کی تسلی کے لئے تھیں جو دوستان خدا کی آسائش اور اہل حق کے غلبہ کے منتظر تھے جیسا کہ اہل بیت علیہم السلام کی آسائش اور ان کے غلبہ کے متعلق روایت کیا گیا ہے۔ اگر آئمہ علیہم السلام شیعوں کو شروع ہی میں بتادیتے کہ مخالفین کا غلبہ ابھی رہے گا اور شیعوں کو مصیبت سخت ہوگی اور ان کو آسائش نہ ملے گی مگر ایک ہزار سال یا دوہزار سال کے بعد تو وہ مایوس ہوجاتے اور دین سے پھر جاتے۔ لہذا انہوں نے اپنے شیعوں کو خبر دی کہ آسائش کا زمانہ جلد آنے والا ہے۔

۱۔ علمائے شیعہ کی تاویلات:۔

یہ تاویل بڑی مستند تاویل ہے۔ اصحاب آئمہ سے منقول ہے۔ چنانچہ اصول کافی ص ۲۳۳ میں ہے۔

عن الحسن بن علی بن یقطین عن اخیه الحسین عن ابیه بن یقطین قال قال ابوالحسن الشیعه تربی بالامانی منذ مائتی سنه قال قال یقطین لابنه علی ابن یقطین مابالنا قیل لنا فکان وقیل لکم فلم یکن قال فقال له علی ان الذی قیل لنا ولکم کان من مخرج واحد غیران امرکم حضر فاعطیتم محضه فکان کماقیل لکم وان امرنا لم یحضر فعللنا بالامانی فلوقیل لناان هذاالامر لایکون الاالی مائتی سنه اوثلاث مائه سنه بقست القلوب ولرجع عامه الناس عن الاسلام ولکن قالواماا اسرعه وما اقربه تائفا القلوب الناس۔

حسن بن علی بن یقطین نے اپنے بھائی حسین سے انہوں نے اپنے والد علی بن یقطین سے روایت کی ہے کہ ابوالحسن نے کہا شیعہ دوسو برس سے امید دلا دلا کرر کھے جاتے تھے۔یقطین (سنی) نے اپنے بیٹے علی بن یقطین (شیعہ) سے کہا یہ کیا بات ہے جو وعدہ ہم سے کیا گیا وہ پورا ہو گیا اور جوتم سے کیا گیا وہ پورا نہ ہوا۔علی نے اپنے باپ سے کہا کہ جوتم سے کہا گیا اور جو ہم سے کہا گیا۔سب ایک ہی مقام سے نکلا مگر تمہارے وعدہ کا وقت آ گیا لہذا تم سے خاص بات کہی گئی وہ پوری ہو گئی اور ہمارے وعدہ کا وقت نہیں آیا تا لہذا ہم امید دلا دلا کر بہلائے گئے۔اگر ہم سے کہہ دیا جاتا کہ یہ کام نہیں ہوگا دوسو برس یا تین سو برس تک تو دل سخت ہو جاتے اور اکثر لوگ دین اسلام سے پھر جاتے اس وجہ سے آئمہ نے کہا کہ یہ کام بہت جلد ہوگا بہت قریب ہوگا لوگوں کی تالیف قلب کے لیے۔

یہ تاویل اگرچہ ان روایات میں نہیں چل سکتی جن میں بہ تعین وقت پیشین گوئی کی گئی ہے۔گول گول الفاظ نہیں ہیں کہ یہ کام جلد ہوگا قریب ہوگا۔نیز ان روایات میں بھی چل نہیں سکتی۔جن میں کسی خاص شخص کی امامت کی پیشین گوئی کی گئی ہے اور وہ شخص امام نہیں ہوا یا قبل از وقت مر گیا لیکن علمائے شیعہ کی خاطر ہم اس تاویل کو قبول کر لیں تو ماحصل اس کا یہ ہے کہ اماموں کی پیشین گوئیاں جو غلط نکل گئیں۔اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ خدا کو آئندہ کا حال معلوم نہ تھا بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ پیشین گوئیاں شیعوں کی تسلی کے لئے بیان کی گئیں۔شیعوں کے بہلانے کے لئے ایسی باتیں کہی گئیں۔اگر شیعوں کو تسلی نہ دی جاتی اور وہ بہلائے نہ جاتے تو مرتد ہو جاتے۔

نتیجہ:۔ اس تاویل کا یہ ہے کہ ہمارے خیال کی تصدیق ہوتی ہے کہ عقیدہ بدا کی تصنیف محض ترویج مذہب شیعہ کے لئے ہوئی ہے۔

مگر یہاں ایک سوال بڑا لاینحل یہ پیدا ہوتا ہے کہ جھوٹی پیشین گوئیاں کر کے لوگوں کو فریب دینا اور بہلانا کس کا فعل تھا۔آیا آئمہ اپنی طرف سے ایسا کرتے تھے یا یہ کرتوت خدا کے ہیں۔غالباً آئمہ کی آبرو کا بچانا شیعوں کے نزدیک زیادہ اہم ہوا اور وہ خدا ہی کی طرف سے اس حرکت کو منسوب کریں گے تو ہم کہیں گے کہ جہل سے خدا کو بچا لیا تو فریب دہی کے الزام میں مبتلا کر دیا۔بارش سے بچنے کے لئے صحن سے بھاگ کر پرنالے کے نیچے کھڑے ہو گئے۔

یہ بات بھی نتیجہ خیز تھی کہ جو شیعہ اصحاب آئمہ تھے وہ ایسے ضعیف الاعتقاد تھے کہ ان کو مذہب پر قائم رکھنے کے لئے خدا کو یا اماموں کو جھوٹی پیشین گوئیاں بیان کرنا پڑتی تھیں۔طرح طرح سے ان کو بہلانا پڑتا تھا ایسا نہ کیا جاتا تو وہ مرتد ہو جاتے۔جب اس زمانے کے شیعوں کا یہ حال تھا تو آجکل کے شیعوں کا کیا حال ہوگا اور ان کو بہلانے کے لئے مجتہدوں کو کیا کچھ نہ تدبیریں کرنی پڑتی ہوں گی۔

شیعوں کے اصحاب آئمہ کا تو یہ حال تھا مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحاب کرام کو دیکھو ایسے قوی الایمان کیسے پختہ اعتقاد کے تھے کہ ان کو دین پر قائم رکھنے کے لئے نہ خدا کو جھوٹ بولنا پڑا نہ رسول کو۔ان پر مصائب کے آلام کے پہاڑ توڑے گئے۔بلاؤں کی بارش برسائی گئی۔مگر ان کے قدم کو جنبش نہ ہوئی۔

انصاف سے دیکھو یہی ایک مسئلہ بدا پورے مذہب کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے۔جس مذہب میں خدا کو جاہل یا فریبی مانا گیا ہو اس مذہب کا کیا کہنا۔

۲۔ دوسرا عقیدہ:۔

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ خدا کو جب غصہ آتا ہے تو غصہ میں اس کو دوست دشمن کیا امتیاز نہیں رہتا۔حتیٰ کہ اس غصہ میں بجائے دشمنوں کے دوستوں

کونقصان پہنچا دیتا ہے۔ بھلا خیال تو کیجئے کیا خدا کی یہی شان ہونی چاہیے؟ اور کیا ایسا خدا ماننے کے قابل ہوسکتا ہے؟ سند اس عقیدہ کی پہلے مسئلہ میں اصول کافی ص ۱۳۲ سے نقل ہوچکی کہ امام حسین کی شہادت سے جو خدا کو غصہ آیا تو امام مہدی کا ظہور اس نے ٹال دیا حالانکہ امام مہدی کے ظہور نہ ہونے سے شیعوں کا نقصان ہوا۔ قاتلان امام حسین کا کیا بگڑا بلکہ ان کا تو اور فائدہ ہوا یا یہ کہا جائے کہ قاتلان امام حسین شیعہ تھے اسی وجہ سے خدا نے ان کو نقصان پہنچایا اور یہ واقعی بات بھی ہے۔

۳۔ تیسرا عقیدہ:۔

شیعوں کا اعتقاد ہے کہ خدا آنحضرت ﷺ کے صحابہ سے ڈرتا تھا۔ اس لئے بہت سے کام ان سے چھپا کر کرتا تھا۔ بظاہر انہوں نے اپنے نزدیک تو صحابہ کرام کے ظالم ہونے کو ثابت کیا ہے مگر فی الحقیقت خدا کی عاجزی اور مغلوبیت جو اس سے ثابت ہوئی اس کا انہوں نے خیال نہ کیا۔ کتاب احتجاج طبرسی میں ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے اپنے نبی کا نام یٰسین رکھا ہے اور سلام علی آل یٰسین اس لئے فرمایا کہ اگر صاف صاف سلام علی آل محمد فرماتا تو خدا کو معلوم تھا کہ صحابہ اس کو قرآن میں نہ رہنے دیں گے نکال دیں گے۔ آخری فقرہ عبارت کا یہ ہے کہ **یعلمه بانهم لیقطعون قوله سلام علی ال محمد کما اسقطوا غیره**

۴۔ چوتھا عقیدہ:۔

شیعوں کے نزدیک خدا بندوں کی عقل کا محکوم ہے اور اس پر واجب ہے کہ عدل کرے اور جو کام بندوں کے لئے زیادہ مفید ہو وہی کام کرتا رہے۔ یہ عقیدہ شیعوں کا اس قدر مشہور اور ان کے عقائد کی ہر کتاب میں مذکور ہے کہ کسی خاص کتاب کے حوالہ کی ضرورت نہیں۔

لطافت اس عقیدہ کی ظاہر ہے اس سے زیادہ اب اور کیا ہوگا کہ خدا بجائے حاکم کے محکوم بنا دیا گیا۔ پھر جب شیعوں کا تجویز کیا ہوا انتظام عالم میں نہیں پایا جاتا اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے۔ اس وقت خدا پر ترک واجب کا جرم قائم ہوتا ہے چنانچہ آج کل بھی صدیوں سے خدا ترک واجب کا مرتکب ہے۔ اس نے کوئی امام معصوم دنیا میں قائم نہیں کیا۔ ایک صاحب ہیں تھی تو ان پر خوف اس قدر طاری کر رکھا ہے کہ وہ غار میں چھپے ہوئے ہیں باہر نکلنے کا نام نہیں لیتے لیکن معلوم نہیں خدا کے لئے ترک واجب کی سزا کیا ہے اور اس سزا کا دینے والا کون ہے؟

۵۔ پانچواں عقیدہ:۔

شیعہ قائل ہیں کہ خدا تمام چیزوں کا خالق نہیں۔ یہ بھی شیعوں کا مشہور عقیدہ ہے اور ان کی کتب عقائد میں مذکور ہے وہ کہتے ہیں کہ خیر و شر دونوں کا خالق خدا نہیں ہے کیوں کہ شر کا پیدا کرنا برا ہے اور برا کام خدا نہیں کرتا بلکہ شر کے خالق خود بندے ہیں۔ اس بناء پر بے گنتی بے شمار خالق ہوگئے۔ اہل سنت کہتے ہیں کہ خیر و شر دونوں کا خالق خدا ہے اور شر کا پیدا کرنا برا نہیں ہے۔ البتہ شر کی صفت اپنے میں پیدا کرنا برا ہے اس سے خدا بری ہے۔

۶۔ چھٹا عقیدہ:۔

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی ذات اقدس میں اصول کفر موجود ہوتے ہیں۔ اصول کافی کے باب فی اصول الکفر وارکانہ میں ابوبصیر سے روایت ہے کہ

قال ابوعبدالله علیه السلام اصول الکفر ثلثه الحرص والاستکبار روالحسد فاماالحرص فان ادم حسین نهی من الشجر دجمله الحرص علی ان اکل منها واماالاستکبارفابلیس حیث امربالسجود لادم فابی واما الحسد فابناادم حیث قتل احدهما صاحبه۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اصول کفر کے تین ہیں۔ حرص، تکبر، حسد، حرص تو آدم میں تھا جب ان کو درخت کے کھانے سے منع کیا تو حرص نے انکو آمادہ کیا کہ انہوں نے اس درخت میں سے کھالیا اور تکبر ابلیس میں تھا کہ جب اس کو آدم کے سجدہ کا حکم دیا گیا تو اس نے انکار کر دیا۔ حسد آدم کے دونوں بیٹوں میں تھا اسی وجہ سے ایک نے دوسرے کو قتل کر ڈالا۔

دیکھو کس طرح حضرت آدم علیہ السلام کو ابلیس کا ہم پلہ قرار دیا ہے ایک اصول کفر ابلیس میں تو ایک آدم علیہ السلام میں بھی ہے بلکہ شیعہ صاحبوں

نے تو حضرت آدم کو ابلیس سے بھی بدتر قرار دیا ہے کیوں کہ ابلیس میں صرف ایک اصول کفر ثابت کیا ہے یعنی تکبر اور آدم میں دو اصول کفر ثابت کئے ہیں۔حرص اور حسد کا۔حرص کا بیان تو اس روایت میں ہو چکا۔حسد کا بیان دوسری روایتوں میں ہے۔چنانچہ حیات القلوب جلد اول ص ۵۰ میں ہے کہ خدا نے آدم کو آئمہ اہل بیت کو حسد کرنے سے منع فرمایا اور کہا کہ خبردار میرے نوروں کی طرف حسد کی آنکھ سے نہ دیکھنا ورنہ تم کو اپنے قرب سے جدا کردوں گا اور بہت ذلیل کروں گا مگر آدم نے ان پر حسد کیا اور اسی کی سزا میں جنت سے نکالے گئے۔اخیر ٹکڑا حیات القلوب کا یہ ہے:

پس نظر کردند بسوی ایشاں بدیدہ حس پس بایں سبب خداایشاں راتجود گذاشت و یاری وتوفیق خودراازایشاں برداشت

پس آدم وحوانے آئمہ کی طرف حسد کی آنکھ سے دیکھا اس سبب سے خدانے ان کو ان کے نفس کے حوالے کردیا اوراپنی مدد اورتوفیق ان سے روک لی۔

یہ ہے ابو بشر حضرت آدم علیہ السلام کی قدر۔استغفر اللہ

۷۔ ساتواں عقیدہ:۔

نبیوں کے متعلق شیعوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ ان سے بعض خطائیں ایسی سرزد ہوتی ہیں کہ اس کی سزا میں ان سے نور نبوت چھین لیا جاتا ہے۔چنانچہ حیات القلوب جلد اول میں ہے:

وبچندیں سند منقولہ ازحضرت صادق علیہ السلام باسقبال حضرت یعقوب علیہ السلام بیرون آمد یکدیگر واملاقات کروند یعقوب پیادہ شد ویوسف راشوکت بادشاھی‘ مانع شدوپیادہ نشدھنوزاز معانقہ فارغ نشددد بوندکہ جبرئیل برحضرت یوسف نازل شد وخطاب مقرون بعتاب ازجانب رب الارباب آوردکہ اے یوسف خداوند عالمیان میفرمایدکہ ملک بادشاھی ترامانع شدکہ پیادہ شوی برائے بندہ شائستہ صدیق من دست خودرابکشا چوں دست کشودازکف دستش وبروایتی وگرمیان انگشتانس تورے بیرون رفعت یوسف گفت ایں چہ نوربومے جبرئیل گفت نورپیغمبری بودواز صلب توبھم نخواھد رسید یعقوبت آنچہ کردی نسبت یعقوب کہ برائے اوپیادہ نشدی۔

بہت سی معتبر سندوں کے ساتھ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب یوسف علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیشوائی کے لئے باہر آئے اور ایک دوسرے سے ملے یعقوب پیادہ ہوگئے مگر یوسف کے دبدبہ بادشاہی نے پیادہ ہونے سے روکا جب معانقہ سے فارغ ہوئے تو جبرئیل حضرت یوسف پر نازل ہوئے اور خدا کی طرف سے غصہ کا خطاب لائے کہ اے یوسف خداوند عالم فرماتا ہے کہ بادشاہت نے تجھ کو روکا تو میرے بندہ شائستہ صدیق کے لئے پیادہ نہ ہوا، ہاتھ تو کھول جیسے ہی انہوں نے ہاتھ کھولا تو ان کی ہتھیلی سے ایک اور روایت میں ہے کہ انگلیوں کے درمیان سے ایک نور نکلا یوسف نے کہا یہ کیا نور تھا جبرئیل نے کہا یہ پیغمبری کا نور تھا اب تمہاری اولاد میں کوئی پیغمبر نہ ہوگا اس کام کی سزا میں جو تم نے یعقوب کے ساتھ کیا۔

۸۔ آٹھواں عقیدہ:۔

نبیوں کے متعلق شیعوں کا اعتقاد یہ بھی ہے کہ وہ مخلوق سے بہت ڈرتے ہیں اور بسا اوقات مارے ڈر کے تبلیغ احکام الٰہی نہیں کرتے۔چنانچہ خدا کی طرف سے حجتہ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ملا کہ حضرت علی کی خلافت کا اعلان کردو۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ میری قوم ابھی نو مسلم ہے اگر میں اپنے بھائی کے متعلق ایسا حکم دوں تو لوگ بھڑک اٹھیں گے پھر دوبارہ خدا کو عتاب کرنا پڑا کہ اے رسول اگر ایسا نہ کرو گے تو فرائض رسالت سے سبکدوش نہ ہوگے اس پر بھی رسول نے ٹالا آخر خدا کو وعدہ حفاظت کرنا پڑا۔اس وعدہ کے بعد بھی رسول نے صاف صاف تبلیغ نہ کی۔گول گول الفاظ کہہ دیئے انتہا یہ کہ بہت سی آیات قرآنیہ رسول نے مارے ڈر کے چھپا ڈالیں جن کا آج تک کسی کو علم نہ ہوا اور نہ اب ہوسکتا ہے۔

(دیکھو عماد الاسلام مصنفہ مولوی دلدار علی مجتہد اعظم شیعہ)

۹۔ نواں عقیدہ:۔

نبیوں کے متعلق شیعوں کا ایک نفیس عقیدہ یہ بھی ہے کہ وہ خدا کے بھیجے ہوئے انعام کو رد کر دیتے تھے۔خدا بار باران کو انعام بھیجتا اور وہ اس کے لینے سے انکار کر دیتے تھے۔آخر خدا کو کچھ اور لالچ دینا پڑتا تھا۔اس وقت وہ اس انعام کو قبول کرتے تھے غرض کہ خدا کی کچھ قدر منزلت ان کے دل میں نہ تھی۔اصول کافی ص ۱۹۴ میں ہے۔

عن رجل من اصحابنا عن ابی عبدالله علیه السلام قال ان جبرئیل نزل علی محمد صلی الله علیه وآله وسلم فقال له یامحمد ان یبشرک بمولود یولد من فاطمه تقتله امتک من بعدک فقال وعلی ربی السلام لا حاجه لی فی مولود بولد من فاطمه تقتله امتی من بعدی فعرج جبرئیل الی السماء ثم هبط فقال یامحمد ان ربک یقرئک السلام ویبشرک بانه جاعل فی ذریته الامامته والولایة والوصیةفقال انی قدرضیت ثم ارسل الی فاطمه ان انه یبشرنی بمولود یولد لک تقتله امتی من بعدی فارسلت الیه ان لاحاجت لی فی مولود تقتله امتک من بعدک فارسل الیها ان الله عزوجل قدجعل فی ذریه الامامه والولایه والوصیه فارسلت الیه انی قدرضیت۔

ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ انہوں نے فرمایا جبرئیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا، اوران سے کہا کہ اے محمد! اللہ آپ کو ایک بچہ کی بشارت دیتا ہے جو فاطمہ سے پیدا ہوگا۔آپ کی امت آپ کے بعد اس کو شہید کرے گی تو حضرت نے فرمایا کہ اے جبرئیل میرے رب پر سلام ہو مجھے اس بچہ کی کچھ حاجت نہیں جو فاطمہ سے ہوگا اس کو میری امت میرے بعد قتل کرے گی پھر جبریل چڑھے پھراترے اورانہوں نے ویسا ہی کہا۔آپ نے فرمایا اے جبرئیل میرے رب پر سلام ہو۔مجھے حاجت اس بچہ کی نہیں جس کو میری امت میرے بعد قتل کرے گی۔ جبریل پھر آسمان پر چڑھے پھراترے اورانہوں نے کہا کہ اے محمد آپ کا پروردگار آپ کو سلام فرماتا ہے اورآپ کو بشارت دیتا ہے کہ وہ اس بچہ کی ذریت میں امامت اور ولایت اور وصیت مقرر کرے گا تو حضرت نے فرمایا کہ میں راضی ہوں۔پھر آپ نے فاطمہ کو خبر بھیجی کہ اللہ مجھے بشارت دیتا ہے ایک بچہ کی جو تم سے پیدا ہوگا۔میری امت میرے بعد اس کو قتل کرے گی فاطمہ نے بھی کہلا بھیجا کہ مجھے کچھ حاجت اس بچہ کی نہیں جس کو آپ کی امت آپ کے بعد قتل کرے گی تو حضرت نے کہلا بھیجا کہ اللہ عزوجل نے اس کی ذریت میں امامت اور ولایت اور وصیت مقرر کی ہے تب فاطمہ نے کہلا بھیجا کہ میں راضی ہوں۔

دیکھو کس طرح رسول نے خدا کی بشارت کو بار بار رد کر دیا اور شہادت فی سبیل اللہ کو حقیر سمجھا اور حضرت فاطمہ نے بھی سنت رسول کی پیروی میں خدا کی بشارت کو رد کر دیا۔یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر خدا امامت کا لالچ نہ دیتا تو کبھی رسول خدا کے انعام کو قبول نہ کرتے۔

۱۰۔ دسواں عقیدہ:۔

شیعوں کا یہ اعتقاد ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی تعلیم کی اجرت مخلوق سے مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے قرآن شریف میں حکم دیا ہے کہ اپنی تعلیم کی اجرت لوگوں سے مانگ لیجئے۔نعوذ باللہ۔انبیاء علیہم السلام کی کس قدر توہین اس عقیدہ میں ہے۔آج ان کے ادنی غلامان غلام ایسے موجود ہیں جو عمر بھر کوئی کام ایسا نہیں کرتے جس کی اجرت مخلوق سے مانگیں جو کام کرتے ہیں خالصتاً توجہ اللہ کرتے ہیں۔ یہ عقیدہ شیعوں کا بہت مشہور ہے اورآیت کریمہ **قل لااسئلکم علیه اجراالاالموده فی القریبی** کی تفسیر میں مفسرین شیعہ نے ذکر کیا ہے کہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے نبی کہہ دیجئے کہ میں تم سے اوراجرت نہیں مانگتا صرف یہ اجرت مانگتا ہوں کہ میرے قرابت داروں سے محبت کرو اور قرابت والوں سے مراد علی، فاطمہ، حسنین ہیں اور محبت کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد ان کو مثل میرے امام مانو۔

اہل سنت کہتے ہیں یہ مطلب آیت کا ہرگز نہیں ہوسکتا۔بیسیوں آیتیں قرآن شریف میں ہیں جن میں دوسرے پیغمبروں کی بابت ذکر ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتے۔ ہماری اجرت تو خدا کے ذمہ ہے اور بہت سی آیتیں ہیں جن میں خاص آنحضرت ﷺ کو حکم دیا ہے

کہ آپ کہہ دیجئے میں اس تعلیم پر کوئی اجرت طلب نہیں کرتا یہ تو صرف ہدایت خلق کا کام ہے۔لہذا آیت مذکورہ کا یہ مطلب ہے کہ اے نبی کہہ دیجئے کہ میں تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا۔صرف یہ کہتا ہوں کہ میں تمہارا قرابت دار ہوں۔قرابت کا خیال کر کے مجھے ایذا نہ پہنچاؤ۔

اس بحث میں ایڈیٹر اصلاح سے تحریری مباحثہ ہوا بالآخر ایک خاص رسالہ موسوم بہ تفسیر آیت مودت القربیٰ اس ناچیز نے تالیف کیا جس کے بعد ایڈیٹر صاحب اصلاح ایسے خاموش ہوئے کہ صدائے برنخواست۔

۱۱۔ گیارہواں عقیدہ:۔

ہبہ فدک کے متعلق ہے، بہت مشہور مسئلہ ہے۔لہذا حوالہ کتاب کی حاجت نہیں ہے۔ہر شیعہ ہر موقع پر مطاعن صحابہ میں ہبہ فدک کا ذکر کرتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فدک حضرت فاطمہ کو دے گئے تھے۔حضرت ابوبکر نے چھین لے مگر یہ عقل کے دشمن اتنا نہیں سوچتے کہ رسول پر کس قدر سخت الزام خودغرضی اور دنیا طلبی عائد ہوتا ہے۔نعوذ باللہ۔

۱۲۔ بارہواں عقیدہ:۔

عقیدہ تحریف قرآن کے متعلق ہے۔جس کی بابت تنبیہہ الحائرین کے بعد اب کچھ لکھنے کی حاجت نہیں۔ پانچوں قسم کی روایتیں علماء شیعہ کا اقرار سب کچھ اس میں نقل ہو چکا۔

۱۳۔ تیرہواں' (۱۴) چودہواں' (۱۵) پندرہواں عقیدہ:۔

ازواج مطہرات کے متعلق ہے کہ شیعوں نے خلاف عقل ونقل کس قدر ناپاک عقیدہ ان کے متعلق قائم کر رکھا ہے۔اس کے متعلق بھی اب کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔جس کا جی چاہے ہمارا رسالہ تفسیر آیت تطہیر دیکھئے۔

۱۶۔ سولہواں عقیدہ:۔

صحابہ کرام کے متعلق ہے۔اس کے لئے کسی حوالے کی ضرورت نہیں کیوں کہ یہ واقعات ہیں جن کا کوئی منکر نہیں ہے اور صحابہ کرام کے متعلق جیسا نجس عقیدہ شیعوں کا ہے وہ بھی ظاہر ہے۔

۱۷۔ سترہواں عقیدہ:۔

شیعوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ ان کے مجوزہ بارہ امام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل اور ہم رتبہ ہیں اور اسی طرح معصوم ومفترض الطاعۃ ہیں۔دیکھو اصول کافی کتاب الحجۃ صاف الفاظ یہ ہیں کہ ''آئمہ کو وہی بزرگی حاصل ہے جو محمد علیہ السلام کو حاصل ہے'' اسی حدیث کو صاحب حملہ حیدری نے نظم کیا ہے کہ

ہمہ صاحب حکم برکائنات
ہمہ چوں محمد منزہ صفات

۱۸۔ اٹھارہواں عقیدہ:۔

اماموں کی بابت شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ ران سے پیدا ہوتے ہیں۔پیدا ہوتے ہی تمام آسمانی کتب کی تلاوت کر ڈالتے ہیں اور ان کی پیشانی پر یہ آیت **تمت کلمت ربك صدقا وعدلا** لکھی ہوتی ہے۔سایہ ان کا نہیں ہوتا۔ناف بریدہ ختنہ شدہ پیدا ہوتے ہیں اور بجائے قابلہ کے امام سابق کام کرتے ہیں۔

(دیکھو اصول کافی وتصنیفات علامہ باقر مجلسی)

۱۹۔ انیسواں عقیدہ:۔

امام مہدی کے غائب ہونے کے متعلق ہے۔یہ عقیدہ بھی شیعوں کا اس قدر مشہور ہے کہ کسی خاص کتاب کے حوالہ دینے کی بالکل ضرورت نہیں۔

بیسواں، اکیسواں، بائیسواں، تئیسواں، چوبیسواں عقیدہ:۔

اماموں کی بابت شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کے پاس تمام انبیاء کے معجزات ہوتے ہیں۔عصائے موسیٰ، انگشتری سلیمان، اسم اعظم اور لشکر جنات وغیرہ وغیرہ اور ان کو اپنے مرنے کا وقت بھی معلوم ہوتا ہے اور ان کی موت ان کے اختیار میں ہوتی ہے۔دیکھو اصول کافی کتاب الحجتہ، بکثرت احادیث ان مضامین کی ہیں۔حضرت علی میں علاوہ ان اوصاف کے قوت جسمانی بھی ایسی تھی کہ جبریل جیسے شدید القوی فرشتے کے جنگ خیبر میں پر کاٹ ڈالے۔دیکھو حیات القلوب وحملہ حیدری۔بایں ہمہ آئمہ نے کبھی ان معجزات سے کام نہ لیا۔فدک چھن گیا۔حضرت فاطمہ پر مار پیٹ ہوئی۔حمل گرا دیا گیا۔حضرت علی سے جبراً بیعت لی گئی۔

اس مسئلہ کو اور نیز اس کے بعد چوبیسویں مسئلہ تک ہم نہایت مفصل اپنی دوسری تصنیفات میں بیان کر چکے ہیں کتب شیعہ کی عبارتیں بھی نقل کر چکے ہیں۔اس لئے یہاں طول دینا فضول معلوم ہوتا ہے دیکھو مناظرہ لکیریان

۲۵۔ پچیسواں عقیدہ:۔

شیعہ اپنے خانہ ساز آئمہ کے اصحاب کی بڑی عزت کرتے ہیں۔ان میں باہم نزاعات ہوئیں اور باوجود امام کے زندہ ہونے کے وہ نزاعات رفع نہ ہوئیں۔ترک کلام وسلام کی نوبت آئی مگر شیعہ ان میں سے کسی کو خاطی نہیں کہتے۔سب کو اچھا سمجھتے ہیں اور مانتے ہیں۔بخلاف اس کے رسول خدا ﷺ کے صحابہ کرام کی کچھ بھی عزت نہیں۔ان میں اگر کوئی نزاع ہو، اور وہ بھی بعد رسول کے تو کہتے ہیں ایک فریق کو برا کہنا ضروری ہے۔اپنے آئمہ کے اصحاب کی تو یہاں تک پاسداری ہے کہ ان میں فاسق، فاجر، شرابی لوگ بھی ہیں ان کو بھی مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا کی رحمت سے کیا بعید ہے کہ فلاں امام کے طفیل میں ان کے یہ گناہ معاف ہو جائیں۔یہیں سے سمجھ لینا چاہیے کہ شیعوں کو کوئی تعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے اور اگر کچھ بھی تعلق ہوتا تو ان کے اصحاب کی کم از کم اتنی عزت تو کرتے جتنی اپنے آئمہ کے اصحاب کی کرتے ہیں۔

۲۶۔ چھبیسواں عقیدہ:۔

شیعہ جن حضرات کو امام معصوم کہتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم ان کے پیرو ہیں۔ان کے اصحاب کی یہ حالت تھی کہ ان میں نہ امانت تھی نہ سچائی نہ وفاداری یہ سب صفتیں اہل سنت میں تھیں۔اصول کافی ص ۲۳۷ میں عبداللہ بن یعقور سے روایت ہے۔

قال قلت لابی عبدالله علیه السلام انی اخالط الناس فیکثر عجمی من اقوام لایتولونکم ویتولون فلانا وفلانا لهما مانه وصدق ووفاء واقوام یتولونکم لیس لهم تلك الامانه ولا الوفاء ولاالصدق قال فاستوی ابوعبدالله علیه السلام جالسا فاقتل علی کالغضان ثم قال لادین لمن دان الله بولایه امام لیس من الله ولاعتب علی من دان بولایه امام من الله

میں نے امام جعفر صادق سے کہا کہ میں لوگوں سے ملتا ہوں تو بہت تعجب ہوتا ہے کہ جو لوگ آپ لوگوں کی ولایت کے قائل نہیں، فلاں اور فلاں کو مانتے ہیں ان میں امانت ہے، سچائی ہے، وفا ہے اور جو لوگ آپ کو مانتے ہیں ان میں نہ امانت ہے، نہ سچائی اور نہ وفا یہ سن کر امام جعفر صادق سیدھے بیٹھ گئے اور میری طرف غصہ سے متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ جس شخص نے ایسے امام کو مانا جو خدا کی طرف سے نہیں اس کا دین ہی نہیں اور جس نے ایسے امام کو مانا جو خدا کی طرف سے ہے اس پر کچھ عتاب نہیں۔

ف: جب آئمہ کے زمانہ میں شیعہ سچائی اور امانت اور وفاداری سے خالی تھے تو خیال کرو کہ آج کل شیعوں کی کیا حالت ہوگی۔

آئمہ کے اصحاب آئمہ پر افتراء کیا کرتے تھے اور آئمہ ان کی تکذیب کرتے تھے اس مضمون کی صدہا روایتیں کتب شیعہ میں موجود ہیں۔نمونے کے طور پر ایک روایت سنیئے۔رجال کشی میں ہے ص ۱۳۳ مطبوعہ کربلا۔

عن زیاد بن ابی الحلال قال قلت لابی عبدالله علیه ان السلام زراره روی عنت فی الاستطاعت شیاء فقبلنا منه

وصدقناه وقد احببت ان عرضه عليك فقال هاته فقلت يزعم انه سائلك عن قول الله عزوجل ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا فقلت من ملك زادوراهلته فهو مستطيع الحج وان لم يحج فقلت نعم فقال ليس هكذا اسئالني ولاهكذاقلت' كذب على والله كذب على والله كذب على والله لعن الله زراه لعن الله زراره انما قال لى من كان له زادواهله فهو مستطيع للحج قلت قدوجب عليه قال فمستطيع هوفقلت لاحتى يوذن له قلت فاخبرززراره بذلك قال نعم قال زيادفقدمت الكوفه فلقيت زراره فاخبرته بماقال ابوعبدالله وسكت عن لعنه قتال لعلا انه قد اعطانى الاستطاعه من حيث لايعلم وصاحبكم هذا ليس له بصر بكلام الرجال۔

زیاد بن حلال کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ زرارہ نے آپ سے استطاعت کے بارہ میں ایک روایت نقل کی۔ہم نے اس کو قبول کیا اوراس کی تصدیق کی اوراب میں چاہتا ہوں کہ وہ حدیث آپ کو سناؤں امام نے کہا سناؤ۔میں نے کہا زرارہ کا بیان ہے کہ انہوں نے آپ سے اللہ عزوجل کے قول وللہ علی الناس حج البیت کا مطلب پوچھا۔آپ نے فرمایا جو شخص زادراہ اورسواری کا مالک ہو وہ حج کی استطاعت رکھتا ہے چاہے حج نہ کرے تو آپ نے کہاہاں امام نے فرمایا نہ زرارہ نے مجھ سے اس طرح پوچھا اورنہ اس طرح میں نے جواب دیا وہ میرے اوپر جھوٹ جوڑتا ہے۔اللہ کی قسم وہ میرے اوپر جھوٹ جوڑتا ہے۔خدا لعنت کرے زرارہ پراس نے مجھ سے یہ کہا تھا کہ جو شخص زادراہ اور سواری کا مالک ہے وہ مستطیع ہے میں نے کہا نہیں یہاں تک اسے اجازت دی جائے۔میں نے کہا کیا میں زرارہ کو اس کی خبردوں۔امام نے فرمایا ہاں چنانچہ میں کوفہ گیا اور زرارہ کو ملا۔امام صادق کا مقولہ اس سے بیان کیا مگر لعنت کا مضمون نہ بیان کیا تو زرارہ نے کہا وہ مجھے استطاعت کا فتویٰ دے چکے اوران کو خبر نہیں اورتمہارے اس امام کو لوگوں کی بات سمجھنے کی تمیز نہیں ہے۔

ف:۔ یہ وہی زرارہ صاحب ہیں جن پر امام جعفر صادق نے لعنت کی اوردوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے بھی امام جعفر صادق پر لعنت بھیجی۔امام نے یہ بھی فرمایا کہ وہ میرے اوپر افتراء کرتا ہے۔زرارہ کوئی معمولی شخص نہیں ہے۔مذہب شیعہ کے رکن اعظم اور راوی معتمد ہیں۔خاص کتاب کافی کی ایک ثلث احادیث انہیں کی روایت سے ہیں۔

یہ بھی علماء شیعہ کو اقرار ہے کہ اصحاب آئمہ نے آئمہ سے نہ اصول دین کو یقین کے ساتھ حاصل کیا تھا نہ فروع دین کو۔ائمہ ان سے تقلید کرتے رہے اوراپنا اصلی مذہب ان سے چھپاتے رہے۔اس مضمون کی روایات بھی کتب شیعہ میں بہت ہیں۔نمونے کے طور پر دو ایک روایتیں سن لیجئے۔

علامہ شیخ مرتضیٰ فرائدالاصول مطبوعہ ایران کے ص ۸۶ میں لکھتے ہیں۔

ثم ان ماذكرد من تمكن اصحاب الائمه من اخذ الاصول والفروع بطريق اليقين دعوى ممنوعه واضحه للمنع واقل مايشهد عليها ماعلم بالعين والاثر من اختلاف اصحابهم صلوات الله عليهم فى الاصول والفروع ولذا شكى غير واحد من اصحاب الائمه اليهم اختلاف اصحابه فاجابوهم تارد بانهم قد القواالاختلاف بينهم حقنا لدمائهم كمافى روايه حريز وزراره وابى ايوب الجزار واخزى اجابوهم بان ذالك من جهه الكذابين كمافى روايه الفيض بن المختار۔

پھر یہ بیان کیا ہے کہ اصحاب آئمہ نے اصول وفروع دین کو یقین کے ساتھ حاصل کیا۔یہ دعویٰ نا قابل تسلیم ہے اوراس کا نا قابل تسلیم ہونا ظاہر ہے اور کم سے کم اس کی شہادت یہ ہے جو چیز آنکھ سے دیکھی گئی اور نقل سے معلوم ہوئی کہ آئمہ صلوات اللہ علیہم کے اصحاب اصول وفروع میں باہم مختلف تھے اوراس وجہ سے بہت سے صاحب آئمہ نے شکایت کی کہ آپ کے اصحاب میں اس قدر اختلاف کیوں ہے تو آئمہ نے کبھی یہ جواب دیا کہ یہ اختلاف ہم نے خود ڈالا ہے۔ان لوگوں کی جان بچانے کے لئے چنانچہ حریز وزرارہ اور ابوایوب جزار کی روایت میں یہی منقول ہے اورکبھی یہ جواب دیا کہ اختلاف جھوٹ بولنے والوں کے سبب سے پیدا ہو گیا ہے جیسے کہ فیض بن مختار کی روایت میں منقول ہے۔

مولوی دلدار علی صاحب اساس الاصول مطبوعہ لکھنؤ کے صفحہ ۱۲۴ میں لکھتے ہیں۔

لانسلم انهم كانو امكلفين بتحصيل القطع واليقين كما يظبر من بعجيه اصحاب الائمه بل انهم كانو امامودين باخذ الاحكام من الثقاد ومن غيرهم ايضا مع قيام قرينته تفيد الظن كما عرفت مرارابالحاء مختلفه كيف ولولم يكن الامر كذالك لزم ان يكون اصحاب ابى جعفر الصادق الذين اخذ يونس كتبهم وسمع احاديثهم مثلا بالكين مستوحبين النار وهكذاحال جميع اصحاب الائمه فانهم كانوامختلفين فى كثير من المسائل الجزية والفروعيه كمايظبر ايضامره كتاب العدد وغيره وقدعرفته۔

ہم اس بات کو نہیں مانتے کہ اصحاب آئمہ پر یقین کا حاصل کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ اصحابہ آئمہ کی روش سے یہ بات ظاہر ہے بلکہ ان کو حکم تھا کہ احکام دین کو ثقہ غیر ثقہ سب سے لیں بشرطیکہ قرینہ سے گمان غالب حاصل ہو جائے جیسا کہ تم کو مختلف طریقوں سے معلوم ہو چکا ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو لازم آئے گا کہ امام جعفر صادق کے اصحاب جن سے یونس نے کتابیں لیں اور ان کی احادیث سنیں ہلاک ہونے والے اور دوزخی ہوں اور یہی حال تمام اصحاب آئمہ کا ہے کیوں کہ وہ لوگ مسائل جزئیہ فروعیہ میں مختلف تھے جیسا کہ کتاب العدۃ وغیرہ سے ظاہر ہے اور تم اس کو معلوم کر چکے ہو۔

اب ایک روایت اس مضمون کی دیکھ لیجئے کہ آئمہ اپنے مخلصین شیعوں سے بھی تقیہ کرتے تھے حتیٰ کہ ابوبصیر جیسے مسلم الکل سے بھی۔ کتاب استبصار کے باب الصلوۃ میں ہے۔

عن ابى بصير قال قلت لابى عبدالله متى صلى ركعتى الفجر قال لى بعد طلوع الفجر قلت له ان اباجعفر عليه السلام امرنى ان اصليها قبل طلوع الفجر فقال يا ابا محمد ان الشيعه اتوا ابى مسترشدين فافتا بهم بمرالحق واتونى شكاكافافتيتهم بالتقيه۔

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ سنت فجر کس وقت پڑھوں تو انہوں نے کہا کہ بعد طلوع فجر کے۔ میں نے کہا کہ امام باقر علیہ السلام نے تو مجھے حکم دیا تھا کہ قبل طلوع فجر کے پڑھ لیا کرو تو امام صادق نے کہا کہ اے ابومحمد شیعہ میرے والد کے پاس ہدایت حاصل کرنے کو آتے تھے لہذا میرے والد نے ان کو صحیح صحیح مسئلہ بتادیا اور میرے پاس شک کرتے ہوئے آئے لہذا میں نے ان کو تقیہ سے فتویٰ دیا۔

ف: ابوبصیر کی حرکت دیکھنے کے قابل ہے۔ جب امام باقر علیہ السلام اس مسئلہ کو بتا چکے تھے تو اب اس کو امام جعفر صادق سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ غالباً ان کا امتحان لینا منظور تھا۔ کیونکہ جناب حائری صاحب انہیں حالات پر اور انہیں روایات کی بنیاد پر اپنے آپ کو متبع آئمہ کہتے ہیں۔

۲۷۔ ستائیسواں عقیدہ:

حضرات شیعہ اولاد رسول میں گنتی کے چند اشخاص کے ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ باقی سینکڑوں ہزاروں اشخاص کو برا کہنا ان سے عداوت رکھنا ان پر تبرا بھیجنا ضروری جانتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہم محب آل رسول ہیں۔ شواہد اس مضمون کے کتب شیعہ میں بہت ہیں۔ کتاب ''احتجاج'' مطبوعہ ایران میں بڑے فخر کے ساتھ لکھا ہے کہ اولاد رسول میں سے جو لوگ مسئلہ امامت میں ہمارے مخالف ہیں ہم ان کا کچھ بھی خیال نہیں کرتے۔ ان سے عداوت رکھتے ہیں ان پر تبرا بھیجتے ہیں۔ اصل عبارت کتاب احتجاج کی مناظرہ مکیریاں میں منقول ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

۲۸۔ اٹھائیسواں عقیدہ:

جھوٹ بولنا جو تمام مذاہب میں بدترین گناہ ہے۔ تمام دنیا کے عقلاء نے اس کو سخت ترین عیب مانا ہے۔ مذہب شیعہ نے اس کو اعلیٰ ترین عبادت قرار دیا ہے کہ دین کے دس حصے بتلائے ہیں ان میں سے نو حصے جھوٹ بولنے میں ہیں۔ جو جھوٹ نہ بولے اس کو بے دین و بے ایمان کہتے ہیں۔ جھوٹ بولنا خدا کا دین بتایا گیا ہے۔ انبیاء و آئمہ کا دین کہا گیا ہے۔ اصول کافی مطبوعہ لکھنؤ کے ص ۴۸۱ میں ہے۔

عن ابن عمیر الاعجمی قال قال ابوعبدالله علیه السلام یاابا عمران تسعه اعشارالدین فی التقیة ولادین لمن لاتقیه له والتقیه فی کل شئی الا فی النبیذوالمسح علی الخفین۔

ابن عمیر عجمی سے منقول ہے انہوں نے کہا کہ مجھ سے امام جعفرصادق علیہ السلام نے فرمایا کہ دین کے دس حصوں میں سے نوحصہ تقیہ میں ہے اور جوتقیہ نہ کرے وہ بے دین ہے اورتقیہ ہر چیز میں ہے سوانبیذ اورموزوں پر مسح کرنے کے۔

ایضاً اصول کافی ص۴۸۴ میں ہے۔

قال ابوجعفر علیه السلام التقیه من دینی ودین ابائی ولاایمان لمن لاتقیه له

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ تقیہ میرا دین ہے اور میرے باپ دادا کا دین ہے اور جوتقیہ نہ کرے وہ بے دین ہے۔

اگر شیعہ صاحب فرمائیں کہ ان احادیث میں تو تقیہ کی فضیلت بیان ہوئی نہ جھوٹ بولنے کی تو میں عرض کروں گا تقیہ کے معنی جھوٹ بولنے ہی کے ہیں۔علماء شیعہ نے بہت کچھ ہاتھ پیر مارے۔لیکن تقیہ کے معنی امام معصوم کے قول سے ثابت ہیں۔اس میں کوئی تاویل چل نہیں سکتی۔اصول کافی ص۴۸۳ میں ہے۔

عن ابی بصیرقال قال ابوعبدالله علیه السلام التقیه من دین الله قلته من دین الله قال ای والله من دین الله ولقد قال یوسف ایتها العیر انکم لسارقون والله ماکانوسرقواشیاء ولقد قال ابراهیم انی سقیم والله ما کان سقیما۔

ابوبصیر کہتے ہیں کہ امام جعفرصادق علیہ السلام نے فرمایا تقیہ اللہ کے دین میں سے ہے۔میں نے (تعجب سے کہا) اللہ کے دین میں سے ہے؟ امام نے فرمایا ہاں خدا کی قسم اللہ کے دین میں ہے اور بہ تحقیق یوسف (پیغمبر) نے کہا تھا اے قافلہ والو! تم چور ہو حالانکہ اللہ کی قسم انہوں نے کچھ نہ چرایا تھا اورابراہیم (پیغمبر) نے کہا تھا میں بیمار ہوں حالانکہ وہ اللہ کی قسم بیمار نہ تھے۔

اس حدیث میں تقیہ کی فضیلت بھی معلوم ہوئی کہ وہ خدا کا دین اور پیغمبروں کا شیوہ ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تقیہ نام جھوٹ بولنے کا ہے کیوں کہ ایک شخص نے چوری نہیں کی تھی اس کو امام نے چور کہا امام اس کو تقیہ کہتے ہیں اور ایک شخص بیمار نہ تھا۔اس نے اپنے کو بیمار کہا امام اس کو تقیہ کہتے ہیں اور اسی کو جھوٹ بھی کہتے ہیں۔

ف:۔ تقیہ کی پہلی حدیث میں نبیذ پینے اورموزوں پر مسح کرنے میں تقیہ کرنے کی ممانعت ہے۔یہ عجیب لطیفہ ہے۔خداجانے ان دونوں کاموں میں کیا بات ہے۔تقیہ کرکے خدا کے ساتھ شرک کرنا اور دنیا بھر کے گناہوں کا ارتکاب جائز ہو مگر یہ دونوں کام جائز نہ ہوں۔عقل حیران ہے مگر استبصار کے مصنف کہتے ہیں کہ ایک دوسری روایت میں ان دونوں کاموں میں بھی تقیہ کرنے کی اجازت ہے اور ہمارا عمل اسی کے مطابق ہے اور اسی حدیث کا مطلب انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ ان دونوں کاموں میں تقیہ اس وقت جائز ہے جب جان کا یا مال کا خوف شدید ہو۔معمولی تکلیف کے لئے جائز نہیں۔عبارت استبصار کی حسب ذیل ہے۔

والثالثان یکون ارادالا اتقی فیه احدااذالم یبلغ الخوف علی النفس اوالمال وان لحقه ادنی مشقه احیمله وانماتجوز التقیه فی ذالك عند الخوف الشدید علی النفس اوالمال۔

اورتیسری بات یہ ہے کہ امام نے یہ مرادلیا ہوگا کہ میں ان کاموں میں کسی سے تقیہ نہیں کرتا جب تک کہ جان یا مال کا خوف نہ ہومعمولی تکلیف کو برداشت کرلیتا ہوں اوران کاموں میں تقیہ اسی وقت جائز ہے جب کہ خوف شدید جان یا مال کا ہو۔

استبصار کی اس عبارت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شیعہ جو کہتے ہیں کہ تقیہ ہمارے یہاں خوف جان یا مال کے وقت کیا جاتا ہے بالکل غلط ہے۔خوف جان یا مال کی قید صرف مذکورہ بالا کاموں میں ہے۔ان کے سوااورامور میں بغیر جان ومال کے بھی تقیہ جائز ہے۔

ف:۔بعض شیعہ تقیہ کی بحث میں گھبرا کر یہ بھی کہہ بیٹھتے ہیں کہ تقیہ اہلسنت کے یہاں بھی ہے حالانکہ یہ محض فریب اوردھوکہ دینے کی بات ہے۔اہلسنت کے یہاں ہرگز تقیہ نہیں ہے۔اموذیل کے سمجھنے کے بعد یہ بات بالکل صاف ہوجاتی ہے۔

اول:۔ اہلسنت کے یہاں تقیہ کرنا کوئی ثواب کا کام نہیں،کوئی ضروری کام نہیں' نہ اس میں کوئی فضیلت ہے جیسا کہ شیعوں کے یہاں ہے۔

دوم:۔ اہل سنت کے یہاں خوف شدید کے وقت میں بحالت اضطرار واکراہ تقیہ کی بالکل اسی طرح جیسے کہ بحالت اضطرار سور کا گوشت کھالینا قرآن شریف میں جائز قرار کیا گیا ہے۔اس اجازت کی بناء پر کون کہہ سکتا ہے کہ سور کا گوشت مسلمانوں کے یہاں جائز ہے۔

سوم:۔ اہلسنت کے یہاں حالت اضطرار میں بھی تقیہ جائز ہے واجب نہیں اگر کوئی شخص تقیہ نہ کرے جان دے دے تو ثواب ہے۔

چہارم:۔ اہلسنت کے یہاں انبیاء علیہم السلام بلکہ جمیع پیشوایان دین کے لئے تقیہ جائز نہیں صرف ان لوگوں کے لئے جائز ہے جن کے تقیہ کرنے سے دین ومذہب پر کوئی اثر نہ پڑے۔ان کھلے کھلے فرقوں کے بعد یہ کہنا کہ اہل سنت کے یہاں بھی تقیہ ہے سوائے بے حیائی کے اور کس چیز کی دلیل ہے۔

۲۹۔ انتیسواں عقیدہ:۔

مذہب شیعہ میں اپنا دین چھپانے کی بڑی تاکید ہے اور دین کے ظاہر کرنے کی سخت ممانعت ہے۔اصول کافی ص ۴۵۸ میں ہے۔

عن سلیمان بن خالدقال قال ابوعبداللہ علیہ السلام یا سلیمان انکم علی دین من کتمه اعزداللہ ومن اذاعه اذله اللہ

سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تحقیق تم لوگ ایسے دین پر ہو کہ جو اس کو چھپائے گا اللہ اس کو عزت دے گا اور جو اس کو ظاہر کرے گا اللہ اس کو ذلیل کرے گا۔

فی الحقیقت شیعوں کا مذہب چھپانے ہی کے قابل ہے۔انہوں نے بڑی عقلمندی کی کہ زمانہ سلف میں اپنا مذہب ظاہر نہ کیا۔ورنہ اس کا باقی رہنا دشوار تھا۔اب شیعوں کی کتابیں چھپ گئی ہیں اس لئے بہت سی باتیں ان کے مذہب کی معلوم ہوگئیں۔لیکن علمائے شیعہ اب بھی اپنے عوام سے اپنے مذہب کے اسرار پوشیدہ رکھتے ہیں۔

۳۰۔ تیسواں عقیدہ:۔

شیعوں کے مذہب شریف میں زناء کو ایک عجیب تدبیر سے جائز کیا گیا ہے اول تو متعہ ہی کیا کم تھا اور متعہ میں بھی طرح طرح کی جدتیں مثلاً متعہ دوری وغیرہ لیکن براہ راست زنا کو بھی جائز کرلیا گیا۔عورت ومرد تنہا راضی ہوجائیں کوئی گواہ بھی نہ ہو حضرات شیعہ کے مذہب میں یہ بھی نکاح ہے۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال جاء امراہ الی عمر فقالت انی زینت نطھرنی فامرھابھا ان ترجم فاخبر ذالك امیرالمومنین صلوات اللہ علیه فقال کیف زینت قالت مرر ب بالبادیه فاصابنی عطش شدید فاستقیت اعرابافابی ان یقینی الاان امکنه من نفسی فلما اجدنی فی العطش وخفت علی نفسی سقانی فامکنته من نفسی فقال امیر المومنین علیه السلام ھذاتزویج ورب الکعبه

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت عمر کے پاس آئی اور اس نے کہا میں نے زناء کیا ہے مجھے پاک کردیجئے۔حضرت عمرؓ نے

اس کے سنگسار کرنے کا حکم دیا اس کا اطلاع امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کو کی گئی تو انہوں نے اس عورت سے پوچھا کہ تو نے کس طرح زناء کیا تھا اس عورت نے کہا میں جنگل میں گئی تھی وہاں مجھ کو سخت پیاس معلوم ہوئی۔ایک اعرابی سے میں نے پانی مانگا اس نے مجھے پانی پلانے سے انکار کیا مگر اس شرط پر کہ میں اس کو اپنے اوپر قابو دوں جب مجھ کو پیاس نے بہت مجبور کیا اور مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہوا تو میں راضی ہوگئی اس نے مجھ پانی پلا دیا اور میں نے اس کو اپنے اوپر قابو دے دیا۔امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تو قسم رب کعبہ کی نکاح کی ہے۔

دیکھئے اس روایت کے مطابق زناء کا وجود دنیا سے اٹھ گیا۔ بازاروں میں جس زناء کا ارتکاب ہوتا ہے اس میں عورت ومرد باہم راضی ہوہی جاتے ہیں یہاں اگر پانی پلایا گیا تو وہاں اس سے بڑھ کر روپیہ دیا جاتا ہے۔گواہ کی صیغہ نکاح کی شرط نہ یہاں ہے نہ وہاں شاباش۔

منظور ہے کہ سیم تنوں کا وصال ہو
مذہب وہ چاہیے کہ زناء بھی حلال ہو

۳۱۔ اکتیسواں عقیدہ:۔

متعہ مذہب شیعہ میں نہ صرف حلال بلکہ اتنی بڑی عبادت ہے کہ نماز روزہ کی بھی اس کے سامنے کچھ ہستی نہیں۔تفسیر منہج الصادقین میں ہے کہ متعی مرد اور عورت جو حرکات کرتے ہیں۔ ہر حرکت پر ان کو ثواب ملتا ہے۔غسل کرے تو غسالہ کے ہر قطرہ سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں اور بے تعداد فرشتے قیامت تک تسبیح وتقدیس میں مشغول رہیں گے اور ان کی تمام عبادات کا ثواب متعہ کرنے والوں کو ملے گا۔ایک مرتبہ متعہ کرنے سے امام حسین کا دو مرتبہ امام حسن کا تین مرتبہ میں حضرت علی کا چار مرتبہ میں رسول خدا کا رتبہ ملتا ہے۔جو متعہ نہ کرے گا وہ قیامت کے دن نکٹا اٹھے گا۔

حضرات شیعہ نے متعہ میں ایک لطیف صورت اور پیدا کی ہے اور اس کا نام متعہ دوریہ رکھا ہے جس کے ذکر سے بھی شرم معلوم ہوتی ہے۔ بادل نخواستہ بقدر ضرورت ذکر کیا جاتا ہے۔صورت اس کی یہ ہے کہ دس بیس آدمی مل کر کسی ایک عورت سے متعہ کریں اور یکے بعد دیگرے اس سے ہم بستر ہوں۔نعوذ باللہ منہ۔اب چند روز سے شیعہ اس متعہ کا انکار کرنے لگے ہیں مگر اپنی کتابوں کو کیا کریں گے۔قاضی نور اللہ شوستری سے کچھ نہ بن پڑا تو اپنی کتاب مصائب النواصب میں یہ قید لگا دی گئی کہ ہمارے ہاں متعہ دوریہ اس عورت سے جائز ہے جس کا حیض بند ہو چکا ہو۔عبارت ان کی یہ ہے:

واما تاسع فلان مانسبه الی اصحابنا من انهم جوزوان یتمتع الرجال المتعددان لیلته واحده من امراد سواء کانت من ذوات الاقراء عام لا فمما خان فی بعض قیوده وذالك لان الاصحاب قد خصواذالك بالائسه لا بمایعم بالائسه وغیرها من ذوات الاقراء

مصنف نواقض الروافض نے یہ جو ہمارے اصحاب امامیہ کی طرف منسوب کیا ہے وہ اس بات کو جائز کہتے ہیں کہ متعدد مرد ایک رات میں ایک عورت سے متعہ کریں خواہ اس عورت کو حیض آتا ہو یا نہیں،اس میں ازراہ خیانت بعض قیدیں چھوڑ دی ہیں کیونکہ ہمارے اصحاب امامیہ نے متعدد دوریہ کو اس عورت کے ساتھ خاص کیا ہے جس کو حیض نہ آتا ہو نہ یہ کہ جس کے ساتھ چاہے کرے۔حیض آتا ہو یا نہ آتا ہو۔

قاضی نور اللہ شوستری نے یہ جو تاویل کی ہے اگر مان بھی لی جائے تو بھی جس قدر بے حیائی اس فعل میں ہے ظاہر ہے جس مذہب میں ایسے بے حیائی کے افعال جائز ہوں اس مذہب کے عمدہ ہونے میں کیا شک ہے؟
النجم دور جدید کے نمبر چہارم میں متعہ کی بحث لکھی جا چکی ہے۔جس میں ثابت کر دیا گیا ہے کہ متعہ مذہب اسلام میں کبھی حلال نہ تھا۔قرآن شریف کی متعدد آیتیں مکی بھی اور مدنی بھی حرمت متعہ کی تعلیم دیتی ہیں۔اس مضمون کو دیکھ کر بعض انصاف پسند شیعوں نے بھی اقرار کر لیا کہ بے شک متعہ اسلام میں کبھی حلال نہ تھا چنانچہ حکیم سید شبیر حسن صاحب مولوی فاضل کا اقرار النجم میں چھپ چکا ہے۔

۳۲۔ بتیسواں عقیدہ:۔

تبراہ بازی کے متعلق ہے۔اس کے لئے کسی خاص کتاب کے حوالے کی ضرورت نہیں۔مذہب شیعہ کا رکن اعظم یہی ہے کہ صحابہ کرام کو گالیاں دی جائیں۔اس گالی دینے کی بدولت ذلت ہوتی ہے۔خونریزی ہوتی ہے۔دفعہ تعزیرات کے ماتحت سزائیں ملتی ہیں۔مگر پھر بھی باز نہیں آتے۔

۳۳۔تیتسواں عقیدہ:۔

غیر مسلم عورتوں کو ننگا دیکھنا مذہب شیعہ میں جائز ہے۔فروع کافی جلد دوم ص۶۱ میں ہے۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال النظر الی عورت من لیس بمسلم مثل نظرک الی عورہ الحمار۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص مسلمان نہ ہو اس کی شرمگاہ کا دیکھنا ایسا ہے جیسے گدھے کی شرمگاہ کو دیکھنا۔

۳۴۔چوتیسواں عقیدہ:۔

مذہب شیعہ میں ستر عورت صرف بدن کا رنگ ہے خود آئمہ معصومین اپنے عضو مخصوص پر چونہ لگا کر سامنے ننگے ہو جایا کرتے تھے۔فروع کافی جلد دوم ص۶۱ میں ہے۔

ان اباجعفر علیہ السلام کان یقول من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلایدخل الحمام الابمیززقال فدخل ذات یوم الحمام نتنور فلما ان اطبقت النورہ علی بینہ القی المیزر فقال لہ مولی لہ بابی انت وامی انک لتومینابالمیزروقدالقیتہ عن نفسک فقال اماعلمت ان النورہ قداطبقت العورہ

امام باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ حمام میں بغیر پائجامہ کے نہ داخل ہو پھر امام ممدوح ایک دن حمام میں گئے اور چونہ لگایا جب چونہ لگ گیا تو پائجامہ اتار کر پھینک دیا ان کے ایک غلام نے ان سے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ ہم کو پائجامہ پہننے کی تاکید کرتے ہیں مگر خود آپ نے اتار ڈالا تو امام نے فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے؟ کہ چونہ نے ستر کو چھپالیا۔

۳۵۔ پینتیسواں عقیدہ:۔

عورتوں کے ساتھ خلاف وضع فطرت حرکت کا جواز مذہب شیعہ میں متفق علیہ کافی استبصار تہذیب سب میں اس کی روایات موجود ہیں بلکہ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ امام سے پوچھا گیا کہ آپ بھی اپنی بی بی کے ساتھ ایسا کرتے ہیں۔امام نے اس کے جواب میں انکار کیا ہے۔

لطف یہ ہے کہ اس مسئلہ کا جواز قرآن شریف سے ثابت کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا **نسائکم حرث لکم فاتواحرثکم انی شئتم۔** ترجمہ یہ کیا جاتا ہے کہ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس اپنی کھیتی میں سے جہاں سے چاہو آؤ۔ حالانکہ یہ ترجمہ غلط ہے یوں ہونا چاہیے کہ جس طرح چاہو آؤ کھیتی کا مضمون خود اس کو بتلا رہا ہے کیوں کہ کھیتی کا مقام صرف ایک ہی ہے بعض علماء شیعہ نے اہل سنت کی کتابوں سے بھی اس فعل قبیح کا جواز ثابت کرنے کی کوشش کی ہے مگر وہ کامیاب نہ ہوئے۔(دیکھو قبقاب لال الکذاب)

۳۶۔ چھتیسواں عقیدہ:۔

بے وضو اور بلا غسل سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ شیعوں کے یہاں درست ہے۔ان کی کتب فقہ میں اس کی تصریح ہے لہذا طول دینے کی حاجت نہیں۔طہارت کے مسائل مذہب شیعہ میں بہت نفیس نفیس ہیں۔پیشاب کی بڑی قدر ہے مگر اب اس وقت طول دینے کو دل نہیں چاہتا۔انشاءاللہ تعالیٰ

آئندہ دیکھا جائے گا۔

۳۷۔ سینتیسواں عقیدہ:۔

مذہب شیعہ میں دغا وفریب ایسی عمدہ چیز ہے کہ آئمہ اکثر اپنے مخالفوں کی نماز جنازہ میں شرکت کرتے اور بجائے دعا کے نماز میں بددعا دیتے تھے اور اپنے متبعین کو بھی یہی تعلیم دیتے تھے کہ تم بھی ایسا کیا کرو۔لوگ سمجھتے تھے کہ امام نماز جنازہ پڑھ رہے ہیں اور وہاں معاملہ برعکس ہے۔فروع کافی جلداول صفحہ ۹۹ میں ہے۔

عن ابی عبدالله علیه السلام ان رجلا من المنافقین مات فخرج الحسین بن علی صلوات الله علیه یمشی فلقیه مولاله فقال له الحسین علیه السلام این تذهب یا فلان قال فقال له مولاه افرمن جنازه هذا المنافق ان اصلی علیها فقال له الحسین علیه السلام انظر ان تقوم علی یمینی فما سمعتی اقول فقل مثله فلما ان کبر علیه ولیه قال الحسین علیه السلام الله اکبر اللهم العن فلانا عبدك الف لعنه مئرتلفه غیر مختلفه اللهم اخزك عبدك فی عبادك وبلادك وواصله حر نارك واذقه اشد عذابك فانه کان یتولی اعدائك ویعادی اولیاء ك ویبغض اهل بیت نبیك

امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ ایک شخص منافقوں میں سے مرگیا۔امام حسین صلوات اللہ علیہ اس کے جنازہ کے ہمراہ چلے راستہ میں غلام ان کا ان کو ملا اس سے امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ تو کہاں جاتا ہے۔اس نے کہا میں اس منافق کے جنازہ سے بھاگتا ہوں۔نہیں چاہتا کہ اس پر نماز پڑھوں۔حسین علیہ السلام نے اس سے فرمایا دیکھو میری داہنی جانب کھڑا ہو اور جو کچھ مجھے کہتے ہوئے سنناوہی تو بھی کہنا پھر جب منافق کے ولی نے تکبیر کہی تو حسین علیہ السلام نے تکبیر کہہ کر یہ دعا مانگی کہ یا اللہ اپنے فلانے بندے پر لعنت کر ہزار لعنتیں جو ساتھ ساتھ ہوں مختلف نہ ہوں یا اللہ اپنے اس بندے کو دوسرے بندوں میں اور شہروں میں رسوا کر اور اپنی آگ کی گرمی میں اس کو ڈال اور سخت عذاب اس پر کر کیوں کہ وہ تیرے دشمنوں سے دوستی رکھتا تھا اور تیرے دوستوں سے دشمنی رکھتا تھا اور تیرے نبی کے اہل بیت سے بغض رکھتا تھا۔

ف:۔ دیکھئے یہ امام معصوم ہیں جو اس طرح لوگوں کو فریب دے رہے ہیں اگر اس منافق کی نماز جنازہ جائز ہی نہ تھی تو امام کو علیحدہ رہنا چاہیے تھا خواہ مخواہ نماز جنازہ میں شریک ہو کر بددعا کس قدر مذموم خصلت ہے؟ غلام بے چارہ جارہا تھا اس کو زبردستی امام نے شریک کر کے اپنے ساتھ فریب دہی کا مرتکب بنایا۔کتب شیعہ میں اس قسم کے افعال اورائمہ سے بھی منقول ہیں۔(استغفراللہ)

۳۸۔ اڑتیسواں عقیدہ:۔

مذہب شیعہ میں ائمہ کی زیارت کی بھی نماز پڑھی جاتی ہے اور اس میں ان کی قبروں کی طرف منہ کیا جاتا ہے۔قبلہ رو ہونے کی شرط نہیں۔یہ مسئلہ بھی ان کی کتب حدیث وفقہ میں مذکور ہے اور غالباً شیعہ اس کو عیب بھی نہیں سمجھتے کیوں کہ کعبہ مکرمہ سے ان کو چنداں تعلق نہیں دین اسلام کی تمام چیزوں سے ان کی بے تعلقی ظاہر ہے۔صرف زبان سے تعلق کا اظہار محض اس لئے کرتے ہیں کہ ناواقف لوگ ان کو اسلامی فرقوں میں شمار کریں اور مسلمانوں کو بہکانے کا موقع ملے۔

۳۹۔ انتالیسواں عقیدہ:۔

مذہب شیعہ میں نجاست میں پڑی ہوئی روٹی کی اس درجہ قدر ہے کہ اس کو ائمہ معصومین کی غذا بتایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ جو شخص اس روٹی کو کھالے گا جنتی ہوگا۔ من لایحضره الفقیه باب المکان للحدث میں ہے۔

دخل ابوجعفر الباقر الخلاء فوجد لقصه نبذ فی القذرفاخذها وغلباودنعبا الی مملوك معه وقال یکون معك لاكلبا اذاخرجت فلما خرج قال للملوك این اللقمه قال اكلتبها یاابن رسول اله فقال انبا مااستقرت فی جوف احدالاوجبت له

اللجنة فاذهب فانت خرفانی اکره ان استخدم من اهل الجنه

امام باقر علیہ السلام ایک روز پاخانہ گئے تو انہوں نے ایک لقمہ نجاست میں گرا ہوا پایا پس اس کو اٹھالیا اور دھوایا اور ایک غلام کو جوان کے ہمراہ تھا فرمایا کہ اس کو اپنے پاس رکھ جب میں نکلوں گا تو اس کو کھاؤں گا چنانچہ جب نکلے تو اس غلام سے پوچھا کہ وہ لقمہ کہاں ہے۔غلام نے کہا اے فرزند رسول اللہ! میں نے اسے کھالیا۔امام نے فرمایا وہ لقمہ جس کے پیٹ میں جائے گا وہ جنت واجب ہوجائے گی۔تو جا تو آزاد ہے کیوں کہ اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ جنتی سے خدمت لوں۔

۴۰۔ چالیسواں عقیدہ

شیعوں نے جو حدیثیں ائمہ کی طرف منسوب کر کے روایت کی ہیں ان میں اس قدر اختلاف ہے کہ کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس میں اماموں کے مختلف اقوال نہ ہوں۔اس اختلاف نے مجتہدین شیعہ کو سخت پریشان کر رکھا ہے۔بیچارے اکثر تو یہ کرتے ہیں کہ مختلف حدیثوں میں ایک کو امام کا اصلی مذہب کہہ دیتے ہیں اور دوسری حدیثوں کو تقیہ کہہ کر اڑا دیتے ہیں مگر کہیں یہ بات بھی نہیں بنتی۔اس وقت سخت حیران ہوتے ہیں۔مولوی دلدار علی صاحب نے ''اساس الاصول'' میں مجبور ہو کر یہ بھی لکھ دیا کہ اگر ہمارے اختلاف کو دیکھو تو حنفی شافعی کے اختلاف سے بدر جہا زائد ہے۔مولوی دلدار علی نے یہاں تک اقرار کر لیا کہ ہمارے ائمہ کا اختلاف عقدہ لانیحل ہے اور ہر جگہ اس بات کو معلوم کر لینا کہ یہ اختلاف کیوں ہے۔انسانی طاقت سے باہر ہے۔بہت سے شیعہ اس اختلاف کو دیکھ کر مذہب شیعہ سے پھر گئے۔

''اساس الاصول'' ص ۵۱ میں ہے۔

الاحاديث الماثوردعن الائمه مختلفه جدالايكاد يوجد حديث الاوفى مقابله ماينافيه ولايتفر خبر الاوبازئه مايضاد حتى صارذالك سبيا لرجوع بعض الناقصين عن اعتقاد الحق كما صبرح به شيخ الطائفه فى اوائل التبذيب والاستبصار ومنا بشئى هذاه الاختلافات كثيره جدامن التقيته والوضع السامع والنسخ التخصيص والتعقبدوغيرهذاه المذكورات من الامور الكثيره كماوقع التصريح على اكثرها فى الاخبار الماثوره عنهم ليتازالمناشى بعضها عن يعض فى باب كل حديثين مختلفين بحيث يحصل العلم واليقين يتعين المنشاء عرجدا وفوق الطاقه كمالايخفى۔

جو حدیثیں ائمہ سے منقول ہیں۔ان میں بہت اختلاف ہے۔کوئی حدیث ایسی نہیں مل سکتی جس کے مقابلہ میں دوسری حدیث نہ ہو اور کوئی خبر ایسی نہیں ہے جس کے مقابلہ میں دوسری ضد موجود نہ ہو۔یہاں تک کہ اس اختلاف کے سبب سے بعض ناقص لوگ اعتقاد حق (یعنی مذہب شیعہ) سے پھر گئے جیسا کہ شیخ الطائفہ نے تہذیب واستبصار کے شروع میں اس کی تصریح کی ہے اور اس اختلاف کے اسباب بہت ہیں مثلاً تقیہ اور جعلی حدیثیں کا بنایا جانا اور سننے والے سے اشتباہ کا ہو جانا اور منسوخ ہو جانا یا خاص اور مقید کا ہو جانا اور علاوہ ان مذکورہ باتوں کے بہت سی باتیں ہیں چنانچہ اکثر باتوں کی تصریح ان روایات میں ہے جو ائمہ سے منقول ہیں اور ہر دو مختلف حدیثوں میں یہ پتہ لگانا کہ کس سبب سے اختلاف ہوا اس طور پر کہ تعین سبب کا علم ہو یقین ہو جائے نہایت دشوار بلکہ طاقت انسانی سے بالاتر ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔

جناب شیعہ صاحب اپنی احادیث کے اس عظیم وشدید اختلافات کو دیکھئے اور اس پر غور کریں کہ ان مختلف حدیثوں میں آپ کے اسلاف نے جس کو چاہا امام کا اصلی مذہب کہہ دیا جس کو چاہا تقیہ وغیرہ کہہ کر اڑا دیا کیونکہ بقول مولوی دلدار علی صاحب کے ہر جگہ سبب اختلاف کا معلوم کرنا طاقت انسانی سے بالاتر ہے۔کیا باوجود اس کے بھی آپ اپنے کو پیروائمہ کہہ سکتے ہیں۔شرم۔شرم۔شرم

جن مسائل کا ذکر تنبیہ الحائرین کے دیباچہ میں تھا ان کا بیان ختم ہو چکا اور کتب شیعہ کا حوالہ بقدر ضرورت دیا جا چکا ہے۔اب چند امور اور جن کا وعدہ اسی تکملہ پر محمول تھا ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔

حضرت عثمانؓ پر قرآن شریف جلانے کا اہتمام

یہ ایک پرانا فرسودہ طعن ہے جس کا معقول جواب اہل سنت کی طرف سے بارہا دیا گیا اور اس جواب کا کوئی رد حضرات شیعہ کی طرف سے نہیں ہوسکا مگر عقتضائے حیا حضرات شیعہ اس جواب سے آنکھ بند کر کے پھر جہاں موقع پاتے ہیں اس طعن کو ذکر کر دیتے ہیں۔(۱) حائری صاحب نے بھی جاہلوں اور بے وقوفوں کو دھوکہ دینے کے لئے اس طعن کو بیان کیا ہے اور چھ کتابوں کے نام بھی لکھ دیئے ہیں کہ ان میں یہ طعن مذکور ہے اور لکھا ہے کہ ان کتابوں (۲) کی عبارتیں رسالہ موعظہ حسنہ میں نقل کر چکا ہوں۔حائری صاحب تفسیر اتقان وغیرہ دیکھیں تو ان کو معلوم ہوگا کہ اس زمانہ میں اکثر لوگوں نے اپنے اپنے مصحف میں اپنی یادداشت کے لئے تفسیری الفاظ اور منسوخ التلاوۃ آیتیں قرآن شریف کی آیتوں کے ساتھ ملا کر لکھ لی تھیں۔اس وقت تو ان لوگوں کو کسی قسم کے اشتباہ کا اندیشہ نہ تھا لیکن اگر وہ مصاحف رہ جاتے تو آئندہ نسلوں کو بہت اشتباہ ہوتا۔یہ پتہ نہ چلتا کہ لفظ قرآنی کون ہے اور تفسیری لفظ کون ہے۔منسوخ التلاوۃ کون کون آیات ہیں اور غیر منسوخ کون کون۔لہذا حضرت عثمانؓ نے بمشورہ جمہور صحابہ ان مصاحف کو معدوم کر دیا اور ان کے معدوم کرنے کی سب سے بہتر صورت یہی تھی کہ ان کو جلا دیا جائے۔سنن ابی داؤد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

لاتقولوافی عثمان الاخیرافانه مافعل فی المصاحف الاعن ملامنا

حضرت عثمان کے حق میں سواکلمہ خیر کے کچھ نہ کہو کیوں کہ انہوں نے مصاحف کے بارہ میں جو کچھ کیا وہ ہم سب کے مشورہ سے کیا۔

پھر یہ بھی دیکھنے کی بات ہے کہ جب تفسیری الفاظ بھی قرآن کے ساتھ مخلوط تھے تو آیا اس مجموعہ کو قرآن کہا جا سکتا ہے ہرگز نہیں۔

اگر حائری صاحب کسی روایت سے یہ ثابت کر دیں کہ حضرت عثمانؓ نے جن مصاحف کو جلوایا تھا ان میں خالص قرآن تھا اور منسوخ التلاوت آیتیں اس میں نہ تھیں تو جو انعام وہ اپنے منہ سے مانگیں ان کو دیا جائے گا۔ جناب حائری صاحب کو خبر نہیں کہ احراق قرآن کے طعن کا ایسا نفیس جواب اہل سنت نے دیا ہے کہ علمائے شیعہ کو مجبور ہو کر اس کی تعریف کرنی پڑی۔علامہ ابن میسم بحرانی شرح نہج البلاغہ میں مطاعن حضرت عثمانؓ کا ذکر کر کے لکھتے ہیں۔

وقداجاب الناصرون لعثمان عن هذا الاحداث باجوبه مستحسنه وهی مذکوره فی المطولات

حضرت عثمانؓ کے طرفداروں نے ان اعتراضات کے عمدہ عمدہ جوابات دیئے جو بڑی بڑی کتابوں میں مذکور ہیں۔

حضرت عثمانؓ نے ان مصاحف کو معدوم کر کے مسلمانوں پر بڑا احسان کیا ورنہ آج قرآن شریف کی حالت بھی توریت وانجیل کی سی ہوتی مگر جن کو قرآن شریف سے تعلق نہیں وہ اس احسان کی کیا قدر کر سکتے ہیں۔

مصحف فاطمہؓ و کتاب علیؓ وغیرہ

شیعوں کا ایمان قرآن شریف پر نہیں ہے نہ ہوسکتا ہے۔حضرات شیعہ نے قرآن سے منحرف کرنے کے لئے دینی مسائل کے کئی ایک فرضی ماخذ بنائے اور ائمہ سے ان کی روایتیں نقل کیں۔جن کے نام حسب ذیل ہیں۔مصحف فاطمہ جس کی بابت امام صادق کا قول ہے۔''تمہارے قرآن سے تگنا ہے اور واللہ اس میں تمہارے قرآن کا ایک حرف نہیں۔'' (اصول کافی ص ۱۴۶) دوسرے جفر جس کی بابت امام جعفر صادق کا ارشاد ہے کہ ''وہ ایک چمڑے کا تھیلا ہے جس میں تمام انبیاء اور اوصیاء اور علمائے بنی اسرائیل کے علم بھرے ہوئے ہیں۔(اصول کافی ص ۱۴۶) دوسرے کتاب علی جس کی بابت زرارہ صاحب کا بیان ہے کہ مجھے امام جعفر صادق نے وہ کتاب دکھائی اونٹ کی ران کے برابر موٹی تھی اور اس میں تمام مسلمانوں کے خلاف مسائل

لکھے ہوئے تھے" (فروع کافی جلد سوم ص ۵۲) چوتھے مصحف علی جس کی بابت ہم تنبیہ الحائرین میں کتب شیعہ کی عبارتیں نقل کر چکے ہیں۔ وہ ہمارے قرآن سے بالکل مختلف تھا۔ کمی بیشی تغیر وتبدل غرض ہر لحاظ سے اصل اور ہمارے قرآن میں بڑا فرق تھا۔ حائری صاحب کتاب القوانین الاصول میں صدوق کا قول ہے اور صدوق منجملہ ان چار اشخاص کے ہے جو تحریف قرآن کے منکر ہیں اور اس کے لئے اپنی روایات کے خلاف باتیں بناتے ہیں جیسا کہ تنبیہ الحائرین میں لکھا جاچکا ہے۔ **هذا اخر الكلام بالاختصار الاتمام والحمدلله تعالى**

======================================

موجودہ دور کے حقیقی تقاضے

اسلام کے خلاف خطرناک سازشوں کا انکشاف

ہر مسلمان کے لئے

ہدیہ: 10 روپیہ۔ صفحات: 24

ناشر: اشاعت المعارف

ریلوے روڈ فیصل آباد پاکستان فون نمبر 640024

ادارہ اشاعت المعارف کی شہرۂ آفاق مطبوعات

نام کتاب	ھدیہ	نام کتاب	ھدیہ
رہبر ورہنما	140 روپے	بطلان مذھب شیعہ	25 روپے
اسلام میں صحابہ کرام کی آئینی حیثیت	150 روپے	سیدنا معاویہؓ	10 روپے
خلافت وحکومت	200 روپے	فیصل اک روشن ستارہ	160 روپے
تعلیمات آل رسول ﷺ	200 روپے	ممبران پارلیمنٹ	15 روپے
امام مہدی	120 روپے	یورپ کے سنگین مجرم	20 روپے
پھر وہی قید قفس	120 روپے	مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی جدوجہد	15 روپے
حضرت ابوبکر صدیقؓ	10 روپے	صحابہ کرام کا مختصر تعارف	12 روپے
حضرت عمر فاروقؓ	10 روپے	پیغمبر اسلام کا مختصر تعارف	15 روپے
حضرت عثمان غنیؓ	10 روپے	جدید دور میں مسلمانوں کی ذمہ داری	12 روپے
حضرت علی المرتضیٰؓ	10 روپے	گستاخ صحابہؓ کی شرعی سزا	15 روپے
حضرت امیر معاویہؓ	10 روپے	آئمہ اہل بیت کی طرف سے صحابہؓ کی محبت وعظمت کا اعلان	10 روپے
حضرت حسنؓ	7 روپے	مناقب صحابہؓ پر چالیس احادیث	10 روپے
حضرت حسینؓ	7 روپے	سپاہ صحابہ میں شمولیت کیوں ضروری ہے؟	10 روپے
حضرت خالد بن ولیدؓ	10 روپے	حیات مولانا محمد اعظم طارق	150 روپے
حضرت عائشہ صدیقہؓ	10 روپے	اہل بیت کا مختصر تعارف	12 روپے

حضرت فاطمۃ الزہراؓ	10روپے	شاہکار انٹرویو	15روپے
حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ	15روپے	سپاہ صحابہ کیا ہے اور کیا چاہتی ہے؟	5روپے
حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ	10روپے	**چارٹ**	
حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ	12روپے	علماء دیوبند کا تعارف اوران کی خدمات	25روپے
اسلام سچا دین۔غیر مسلموں کی گواہی	50روپے	سپاہ صحابہ کیا ہے اور کیا چاہتی ہے؟	25روپے
تاریخ کالا پانی	60روپے	ختم نبوت	20روپے
خمینی ازم اور اسلام	60روپے	خلافت راشدہ	20روپے
پیغام توحید وسنت	30روپے	سیدنا امیر معاویہؓ	20روپے
تحریک آزادی کے نامور سپوت	40روپے	صحابہ کرامؓ کے فضائل (عربی)	20روپے
سپاہ صحابہ کا نصب العین	50روپے		
حقیقت مذہب شیعہ	20روپے		

ناشر: **اشاعت المعارف**

ریلوے روڈ فیصل آباد پاکستان فون نمبر 640024

اگر ٹائپنگ میں کوئی غلطی نظر آئے تو براہ کرم ایڈمن ٹیم ، سے رابطہ کریں ہماری غلطیوں کو معاف فرمادیں، اور اپنی دعاؤں میں ہمیں یاد رکھیں۔

admin - difaahlesunnat@gmail.com